رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

ٹیلیفون نمبر ۹۱

187

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

اللہ اکبر

روزنامہ الفضل قادیان

THE DAILY
ALFAZL QADIAN

ایڈیٹر غلام نبی

تار کا پتہ "الفضل" قادیان

نرخ چندہ پیشگی
سالانہ ...
ششماہی ...
سہ ماہی ...

قیمت فی پرچہ ایک آنہ

قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند ...

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نمبر ۱۷۹	مطابق ۴ اگست ۱۹۳۷ء	یوم چہارشنبہ	۲۶ جمادی الاول ۱۳۵۶ھ	جلد ۲۵

مدینۃ المسیح

قادیان ۳ اگست۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ۸½ بجے شب کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کو آج سر درد سے خدا تعالےٰ کے فضل سے افاقہ رہا۔ لیکن گلے میں درد کی شکایت زیادہ ہے:۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو سر درد اور ضعف کی تکلیف ہے:۔

سیدہ ام طاہر احمد حرم ثانی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی طبیعت علیل ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں:۔

مرزا رشید احمد صاحب کی چھوٹی صاحبزادی امتہ السمیع بیگم پانچ چھ ماہ سے بیمار چلی آرہی ہے۔ آج کل اس کی طبیعت زیادہ علیل ہے۔ احباب اسکی صحت کے لئے دعا کریں:۔

کل محلہ مسجد فضل میں ۹ بجے شب ایک جلسہ منعقد ہوا جس میں موجودہ فتنہ کے متعلق بعض اصحاب نے تقریریں کیں۔ آخر میں

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

جھوٹے اتہامات لگانے والوں کا خدا شدید دشمن ہے

"خدا کے رسولوں اور نبیوں اور ماموروں پر جو یہ اندھی دنیا طرح طرح کے الزام لگاتی ہے اگر ان کو دفع نہ کیا جائے۔ تو اس سے دعوت اور انذار کا کام سست ہو جاتا ہے۔ بلکہ رک جاتا ہے۔ اور ان کی باتیں دلوں پر اثر نہیں کرتیں۔ اور معقولی رنگ کے جواب اچھی طرح دلوں کے زنگ کو دور نہیں کر سکتے۔ پس اس سے اندیشہ ہوتا ہے۔ کہ لوگ اپنی بدگمانیوں سے ہلاک نہ ہو جائیں۔ اور ہیزم دوزخ نہ بن جائیں۔ لہٰذا وہ خدا جو کریم اور رحیم ہے۔ جو اپنی مخلوق کو ضائع کرنا نہیں چاہتا۔ اپنے زبردست نشانوں کے ساتھ اپنے نبیوں کی صفائی اور اصطفا اور اجتبا کی شہادت دیتا ہے۔ اور جو شخص ان گواہیوں کو پا کر بھی اپنی بدظنیوں سے باز نہیں آتا۔ اس کے ہلاک ہونے کی خدا کو کچھ بھی پروا نہیں خدا اس کا دشمن ہو جاتا ہے۔ اور اس کے مقابل پر خود کھڑا ہو جاتا ہے۔ شریر انسان خیال کرتا ہے۔ کہ میرے مکر دنیا کے دلوں پر برا اثر ڈالیں گے۔ مگر خدا کہتا ہے کہ اے احمق۔ کیا تیرے مکر میرے مکر سے بڑھ کر ہیں۔ میں تیرے ہی ہاتھوں کو تیری ذلت کا موجب کرونگا۔ اور تجھے تیرے دوستوں کے ہی آگے رسوا کر کے دکھلا دونگا۔" (براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ...)

بانیان فتنہ کے خلاف نفرت و بیزاری اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے حضور عقیدت و اخلاص کی قراردادیں پاس کی گئیں:۔

اخبار احمدیہ

تمغہ تاج پوشی

(۱) گورنر پنجاب نے مرکزی اسمبلی اور پنجاب اسمبلی کے جن ۱۱۴ ارکان کو تاج پوشی کے میڈل دیئے ہیں۔ ان میں جناب پیر اکبر علی صاحب احمدی ایم۔ ایل۔ اے بھی ہیں۔ (۲) ملک معظم جارج ششم کی تاج پوشی کے موقعہ پر مولوی سید عبدالحلیم صاحب خلف سید عبدالرحیم صاحب مرحوم کٹکی (سونگڑہ) کو کارونیشن میڈل ملا ہے۔ اللہ تعالےٰ مبارک کرے۔ خاکسار سید محمد زکریا سونگڑہ وی بھدرک۔

شکریہ احباب

خاکسار کی بی اے میں کامیابی کے موقعہ پر بہت سے دوستوں نے مبارکباد اور خوشی کے خطوط لکھ کر اپنے اخلاص ومحبت کا اظہار کیا ہے۔ مجھے افسوس ہے کہ میں فرداً فرداً جواب نہیں دے سکا۔ اب الفضل کے ذریعہ تمام احباب کا شکریہ ادا کرتا ہوں جزاھم اللہ احسن الجزا۔ خاکسار مرزا مبارک احمد (ابن حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ)

درخواست ہائے دعا

(۱) صوفی محمد یوسف صاحب عرصہ چار ماہ سے بعارضہ بخار و کھانسی بیمار ہیں۔ ان کی صحت کے لئے دعا کریں۔ خاکسار منظور احمد قادیان (۲) میرے ماموں کالو خانصاحب کی لڑکی کو اکثر پیٹ میں درد رہتا ہے۔ احباب اس کی صحت کے لئے دعا کریں۔ خاکسار فرزند علی چپڑاسی دفتر جائداد قادیان (۳) میری دینی ودنیوی ترقیات کے لئے احباب دعا کریں۔ خاکسار خواجہ محمد صدیق لاہور (۴) میری والدہ صاحبہ عرصہ ڈیڑھ سال سے بیمار ہیں۔ احباب دعائے صحت کریں خاکسار محمد شریف موگا۔ (۵) شادی خانصاحب گن چور آسٹریلیا گئے ہیں۔ احباب ان کی مالی مشکلات کے ازالہ کے لئے

نیز چودہری فیض عالم خان صاحب ہیڈ کانسٹیبل ضلع بردوان یوپی کی دینی ودنیاوی ترقی کے لئے۔ مجھ عاجز کے بیٹوں ہدایت اللہ اور عطاء اللہ کی ملازمت لینے اور خاکسار کی مالی مشکلات کے دور ہونے کے لئے دعا کریں۔ نیز زنانہ احمدیہ سکول کی ترقی وبہتری کے لئے احباب دعا کریں۔ خاکسار رحمت اللہ بنگہ۔

ولادت

(۱) میرے بڑے بھائی چودہری نثار احمد صاحب نیروبی افریقہ کو اللہ تعالےٰ نے ۱۶ر جولائی پہلا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ احباب مولود کی درازیٔ عمر اور خادم دین بننے کے لئے دعا کریں۔ خاکسار ظہور احمد قادیان ؛

(۲) اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل سے میرے گھر ۲۳ جولائی ۱۹۳۷ء بچہ عطا فرمایا ہے۔ حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے نسیم الدین نام رکھا ہے۔ احباب سے درخواست ہے۔ کہ مولود کی صحت ودرازیٔ عمر اور خادم دین بننے کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار خواجہ معین الدین قادیان

(۳) شیخ محمد محسن صاحب لائل پور کے ہاں ۱۸ جولائی لڑکی تولد ہوئی۔ احباب درازیٔ عمر اور خادم دین بننے کے دعا فرمائیں ؛ خاکسار شیخ محمد یوسف لائلپور

مفسدوں کی حالت زار

تو دیکھو ہوں بے امن دیں گے غیر کو آرام خاک
جنگجو پہونچائیں گے کیا صلح کا پیغام خاک
جن کو احمدؐ سے ہو کینہ اور حسد محمودؐ سے
ایسے باغی مفسدوں کا ہے حسن اسلام خاک
کیوں نہ ان کے سر پہ ڈالے گردشِ ایام خاک

حسن رہتاسی

وسطِ یورپ سے حضرت امیرالمومنین کے حضور مخلصین جماعت کا اظہارِ عقیدت

"ہم اپنی جانیں اپنے اموال اور اپنی ہر چیز خلیفۂ وقت کے اشارہ پر قربان کردینا سعادتِ دارین یقین کرتے ہیں"

بوڈاپسٹ ۲۴ جولائی (بذریعہ ہوائی ڈاک) ۲۲ر جولائی ۱۹۳۷ء احمدیہ دارالتبلیغ بوڈاپسٹ (ہنگری) میں جماعت احمدیہ کا ایک غیر معمولی اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں ہنگری کے تین شہروں (الف) بوڈاپسٹ Budapest (ب) سودلی گٹ Szödliget اور (ج) پشت سینٹلورنس Pestszentlorinc کے احمدیوں نے شمولیت اختیار کی۔ اور سیدنا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ سے اظہار محبت وعقیدت کرتے ہوئے فتنہ پردازوں کے رویہ کے خلاف جذبات نفرت وحقارت کا اظہار کیا۔ اور مندرجہ ذیل قرار دادیں باتفاق آرا منظور کی گئیں ؛

(۱) ہم ممبران جماعت احمدیہ ملک ہنگری اپنے آقا اور مطاع سیدنا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ سے اپنی کامل وابستگی اور دلی محبت کا اظہار کرتے ہوئے اس امر کا اعلان کرتے ہیں۔ کہ ہم سب کے نزدیک جماعت احمدیہ کی جملہ ترقیات اور کامیابی خلافت سے وابستگی کے ساتھ ہی ہے۔ اور ہمارا یہ ایمان ہے کہ خلافت سے علیحدگی اپنے اوپر روحانی موت وارد کر لینے کے مترادف ہے۔ جس کا نتیجہ سوائے ترقیات اور الٰہی انعامات سے محروم ہو جانے کے اور کچھ نہیں وہ لوگ جو خلافت سے علیحدہ ہو گئے ہیں۔ ہمارے یقین کے مطابق اس ٹہنی سے مشابہ ہیں۔ جو درخت سے کٹ کر سوکھ گئی ؛

(۲) جماعت احمدیہ ہنگری شیخ عبدالرحمٰن مصری اور فخرالدین ملتانی کے ناپاک رویہ کو انتہائی نفرت وحقارت کی نگاہ سے دیکھتی۔ اور اپنے پیارے امام سیدنا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے حضور اپنی گہری اطاعت اور عقیدت کا اظہار کرتے ہوئے اس امر کا اظہار کرتی ہے۔ کہ اس کے تمام افراد اپنی جانیں اپنے اموال اور اپنی ہر چیز خلیفۂ وقت کے اشارہ پر قربان کرنا سعادت دارین یقین کرتے ہیں ؛

(۳) ہمارا ایمان اور عقیدہ ہے۔ کہ سیدنا حضرت امیرالمومنین حضرت مرزا بشیرالدین محمود احمد ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اللہ تعالےٰ کے قائم کردہ خلیفہ ہیں۔ اور دنیا کی کوئی طاقت حضور کو خلافت سے علیحدہ نہیں کر سکتی۔ مخالفین کا دانت پیسنا اور حسد کی آگ میں جلنا بے سود ہے۔ اور اس کا نتیجہ حسرت وناکامی کے سوا اور کچھ نہیں ؛ خاکسار محمد ابراہیم ناصر بی۔ اے۔ انچارج احمدیہ مشن بوڈاپسٹ ہنگری

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدیہ سپورٹس کلب کا دورہ

احمدیہ سپورٹس کلب کی طرف سے اس سے قبل ایک تجویز دربارہ ٹور الفضل کے ذریعہ پیش کی گئی تھی۔ جس کے جواب میں متعدد جماعتوں نے پسندیدگی کا اظہار کیا۔ اب کلب نے اس تجویز کو حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمت میں پیش کر کے اجازت حاصل کر لی ہے۔ اور فیصلہ کیا ہے کہ ۲۰ اگست ۱۹۳۷ء کو قادیان سے روانہ ہو کر راولپنڈی۔ کیمبل پور۔ نوشہرہ گنٹ۔ پشاور۔ لنڈی کوتل قیام کیا جائے اسی طرح واپسی پر ایبٹ آباد۔ جہلم۔ گجرات۔ سیالکوٹ ٹھہرا جائے۔ گو یہ ٹور مختلف شہروں کی ٹیموں سے دوستانہ تعلقات پیدا کرنے کی غرض سے کیا جا رہا ہے۔ لیکن تبلیغ کے لئے بھی ایک عمدہ موقعہ ہے۔ اگر کوئی جماعت اپنے حالات کے مطابق کوئی خاص تبلیغی خدمت لینا چاہے گی۔ تو کلب اسے سرانجام دینے کی بھی کوشش کرے گی۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان مورخہ ۲۶ جمادی الاول ۱۳۵۶ھ

188

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کابینۂ یوپی کی ترتیب میں کانگرس پارٹی کی افسوسناک ذہنیت

کانگرسی اکثریت والے صوبوں کی مجالس وزراء مرتب ہو چکی ہیں۔ اور ان کے اجزائے ترکیبی منظر عام پر آچکے ہیں۔ ان صوبوں کا ذکر تو جانے دیجئے۔ جہاں مسلمانوں کی قلیل اقلیت ہے۔ اور جہاں ان کی آواز چنداں حیثیت نہیں رکھتی۔ کیونکہ وہاں ان کے ساتھ مجالس وزراء میں جو سلوک روا رکھا گیا ہے۔ وہ صرف اس وجہ سے ہے کہ وہ ایک قابل نظر انداز اقلیت میں ہیں۔ یا اس قدر پسماندہ۔ اور مفلوک الحال ہیں۔ کہ ان کی چیخ وپکار کا ارباب اقتدار کے کانوں پر کوئی اثر نہیں ہوتا۔

مدراس میں مسلمانوں کی کافی تعداد کے باوجود صرف ایک مسلمان وزارت میں لیا گیا ہے۔ اسی طرح بمبئی میں کیا گیا ہے۔ اور بہ طرہ یہ کہ جو مسلمان وزیر بنائے گئے ہیں وہ اپنے آپ کے سوا اور کسی کے نمائندہ نہیں۔ اڑیسہ کے غریب مسلمانوں کو تو اس قابل ہی نہیں سمجھا گیا۔ کہ انہیں وزارت کے حریم ناز کے "قریب" تک پھٹکنے کی اجازت دی جائے۔ غرض ان صوبوں میں اکثریت نے اقلیتوں سے جو سلوک روا رکھا ہے۔ وہ اصولاً بالکل خلاف دیانت وخلاف انصاف ہے۔ سب سے زیادہ افسوس ہمیں کانگرس کے اس رویہ پر ہے۔ جو اس نے یو۔پی میں مسلمان وزراء کے انتخاب کے متعلق اختیار کیا ہے۔ یو۔پی کی اسمبلی کے مسلمان ارکان کی کل تعداد اڑسٹھ ہے۔ ان میں ایک دو تو پہلے ہی کانگرس میں شامل تھے۔ اب چار یا پانچ اور مسلمان مسلم لیگ سے علیحدہ ہو کر کانگرس سے جا ملے ہیں۔

اس تبدیلی کے بعد ابھی ساٹھ مسلمان ارکان ایسے ہیں۔ جن کی ایک متحدہ اقلیت قائم ہے۔ اب ذرا اس طریق انتخاب کی کیفیت سن لیجئے۔ جو کانگرسی وزیر اعظم اور اس کے مشیروں نے مسلمان وزراء کو منتخب کرنے کے لئے اختیار کیا۔ جب سابقہ عارضی وزارت مستعفی ہو گئی۔ اور وزارت کی تشکیل کا کام کانگرسی پارٹی کے لیڈر کے سپرد کیا گیا۔ اور اس نے وزارت کو مرتب کرنے کے لئے ادھر ادھر نظر دوڑائی تو اس کی پہلی نظر انتخاب جو کسی مسلمان پر پڑنی تھی۔ اور پڑی۔ وہ مسٹر رفیع احمد قدوائی تھے۔ مسٹر قدوائی کانگرسی ہیں۔ اور شروع سے کانگرسی ہیں۔ انہیں اس لئے وزارت میں لیا گیا۔ کہ وہ کانگرس کے حاشیہ بردار ہیں۔ اور ہر وہ حکم جو کانگرس کے ارباب اختیار کی طرف سے جاری ہوگا۔ وہ بلا حیل وحجت اس پر لبیک کہیں گے۔ اس کے بعد دوسرے مسلمان وزیر کے انتخاب کا سوال تھا۔ کانگرس نے تمام طرف نظر ڈالی۔ مگر اس کے لئے سوائے اس کے اور کوئی چارہ کار نہ رہا۔ کہ دوسرے مسلم وزیر کے تقرر کے لئے لیگ بورڈ سے گفت وشنید کرے۔ اس ضمن میں مولانا ابو الکلام آزاد اور دوسرے مقتدر کانگرسی اصحاب غالباً پنڈت جواہر لال صاحب نہرو نے بھی کوششیں کیں۔ کہ کانگرس اور لیگ بورڈ کے درمیان باہم سمجھوتے کی کوئی سبیل نکالی جائے۔ لیکن تازہ اطلاع مظہر ہے کہ گفت وشنید کی کشتی ناکامی کے ساحل سے ٹکرا کر بالآخر پاش پاش ہو گئی ہے۔ اور سمجھوتہ کی کوئی صورت پیدا نہیں ہوئی۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ لیگ پارٹی اس بات پر رضامند تھی۔ کہ کانگرس پارٹی کے ساتھ تعاون اور اشتراک کرے۔ لیکن کانگرس پارٹی اس بات پر مصر تھی۔ کہ لیگ پارٹی اپنی علیحدہ حیثیت کو ترک کر دے۔ اور کانگرس میں مدغم ہو کر اپنی ہستی کا خاتمہ کر لے۔ غرض مفاہمت کی کوشش ناکام رہی ہے۔ اور کانگرس پارٹی نے ایک اور مسلمان حافظ محمد ابراہیم کا نام گورنر کے سامنے پیش کر کے انہیں وزارت میں شامل کر لیا ہے لیکن اس بارے میں عجیب بات یہ ہے۔ کہ حافظ محمد ابراہیم یوپی لیگ بورڈ کے ان چار یا پانچ افراد میں سے ہیں۔ جو وزارت کے شوق بے پناہ سے مجبور ہو کر سیاسی قلابازی کے مرتکب ہوئے ہیں۔ اور لیگ پارٹی کو خیر باد کہکر کانگرس پارٹی میں شامل ہو گئے ہیں۔ ان لوگوں نے اپنی علیحدگی کی جو وجہ پیش کی ہے۔ وہ بھی بالکل مضحکہ خیز ہے۔ چنانچہ انہوں نے لکھا ہے۔ کہ ہم اس خیال سے مسلم لیگ پارلیمنٹری بورڈ میں شامل ہوئے تھے۔ کہ یہ آزادی پسند مسلمانوں کی جماعت ہے۔ نیز یہ جماعت کانگرس سے متصادم نہ ہوگی۔ لیکن چونکہ لیگ نے ان کی توقعات کو پورا نہیں کیا۔ اسی لئے وہ اس سے علیحدہ ہونے پر مجبور رہے ہیں۔

اب ان سے کوئی پوچھے۔ کہ اگر لیگ بورڈ اس وقت آزادی خواہ تھا۔ جس وقت وہ اس میں شامل ہوئے تھے۔ تو اب اس کی آزادی خواہی اور حریت پسندی میں کونسا نقص واقعہ ہو گیا ہے۔ کہ وہ اس سے علیحدہ ہو گئے ہیں۔ اسی طرح اس وقت بھی جب انہیں معلوم تھا۔ کہ مسلم لیگ تفصیلی طور پر کانگرس سے متفق نہیں۔ اور گو حصول آزادی کے لئے وہ کانگرس سے تعاون کرنے کا دعویٰ کرتی ہے مگر کانگرس کا عام رویہ اسے پسند نہیں۔ تو اب کانگرس اور لیگ کے درمیان کونسا نیا تصادم واقعہ ہو گیا تھا کانگرس اور لیگ کا مقابلہ انتخابات کے موقعہ پر بھی ہو چکا تھا۔ غرض اس وقت مسلم لیگ میں کوئی بھی نئی بات ایسی پیدا نہیں ہو گئی تھی۔ جو بقول ان کے اس سے ان کی علیحدگی کا موجب ہوتی۔ ان کی علیحدگی کی صرف ایک وجہ سمجھ میں آسکتی ہے۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ وزارت کا شوق ان کے احساس وفاء عہد پیمائی پر غالب آگیا۔ اور اب کانگرس میں شامل ہو کر انہوں نے نہ صرف لیگ سے بد عہدی کی ہے۔ بلکہ ان ووٹروں سے بھی بد عہدی کی ہے۔ جنہوں نے انہیں لیگ کے ٹکٹ پر منتخب کر کے اسمبلی میں بھیجا۔

لیکن کانگرس پارٹی اس سے بھی زیادہ غلط روی کی مرتکب ہوئی ہے۔ اس نے ساٹھ کے قریب مسلمانوں کو نظر انداز کر کے ان چار پانچ مسلمانوں میں سے ایک کو وزیر بنا لیا۔ جو کسی صورت میں بھی مسلمانوں کا نمائندہ نہیں کہلا سکتا۔ گویا کانگرسیوں کے نزدیک جمہوریت پسندی یہ ہے۔ کہ چار پانچ اشخاص کی نمائندگی تو ہو سکتی ہے۔ لیکن ساٹھ اشخاص کی نمائندگی جائز نہیں۔

غرض کانگرسی کابینہ کی اس ترتیب کا مطلب یہ ہے۔ کہ مسلمانوں کو کابینہ میں کوئی نمائندگی نہیں دی گئی۔ اور وزارت مشترک وزارت نہیں۔ بلکہ ایک پارٹی کی وزارت ہے۔ اور اس پارٹی کی وزارت ہے۔ جو اقلیتوں کے حقوق کو نظر انداز کرنے کی عادی ہو چکی ہے۔ اور آئندہ برسر اقتدار ہونے کی صورت میں وہ اقلیتوں سے جو سلوک روا رکھیگی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صاحبزادہ عبدالحی صاحب بزرگ اور سیدہ امۃ الحی صاحبہ رضی اللہ عنہا

کے متعلق

ایک ناپاک افترا کی تردید

بہتانِ عظیم

حال ہی میں جماعت سے خارج شدہ اصحاب کی طرف سے ایک پوسٹر شائع ہوا ہے۔ جس میں انہوں نے اہلِ پیغام میں سے بعض افراد کے ایک پرانے بہتان کی طرف اشارہ کیا ہے۔ جس کا مدعا یہ ہے۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے صاحبزادہ مولوی عبدالحی صاحب مرحوم کو نعوذ باللہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے زہر دلا کر مروا دیا تھا۔ اور یہ فعل اس لئے کیا گیا۔ کہ مولوی عبدالحی صاحب بے حد ہونہار تھے۔ اور حضور ڈرتے تھے کہ کہیں آپ ہی خلافت سے معزول کرکے وہ خود خلیفہ نہ بن جائیں (نعوذ باللہ من ذالک)۔

اسی پوسٹر میں محمد امین خان۔ قاضی محمد علی صاحب مرحوم اور مستری محمد حسین بٹالوی کا ذکر کرتے ہوئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کو مخاطب کرتے ہوئے لکھا ہے۔ کہ سوچیں حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے صاحبزادہ مولوی عبدالحی صاحب اور آپکی صاحبزادی امۃ الحی مرحومہ کی روحیں آپ کو کیا نصائح کر رہی ہیں۔ گویا نہ صرف مولوی عبدالحی صاحب بلکہ سیدہ امۃ الحی صاحبہ کی موت بھی نعوذ باللہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے مظالم کی وجہ سے ہوئی۔ کیونکہ ان کے نزدیک یہ دونوں درپردہ حضور کے مخالف تھے۔

کمینہ ذہنیت

حدیث میں آتا ہے کہ اذکروا موتاکم بالخیر کہ اپنے فوت شدگان کی خوبیوں کا ذکر کیا کرو۔ مجھے ان لوگوں کی حالت پر رحم آتا ہے۔ کہ جب جماعت کے زندہ احباب میں سے ان کو اپنی تائید کرنے والے نہ ملے۔ تو انہوں نے فوت شدہ لوگوں کو اس بحث میں لا گھسیٹا اور ان کو غلط بیانی کرتے ہوئے اپنی تائید میں پیش کرنا شروع کر دیا۔ حالانکہ وہ اس دنیا میں نہیں کہ اپنے پر عائد شدہ مفتریات کی تردید کر سکیں۔

میں خاندان حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ کے تمام افراد کی طرف اس ناپاک افترا کی تردید کرتا ہوں اور عرض کرتا ہوں کہ سبحانک ھذا بھتان عظیم

والدہ صاحبہ حضرت مولوی عبدالحی صاحب اور سیدہ امۃ الحی صاحبہ کی بیماری میں ہر وقت ان کے ساتھ رہتی تھیں۔ کیا کوئی ماں اپنے بچوں کو زہر دینا برداشت کر سکتی ہے۔ ایسے ہی موقعہ کے لئے کہا گیا ہے کہ

ماں سے زیادہ چاہے پھپھے کٹنی کہلائے

شرافت سے بعید فعل

اصل بات یہ ہے۔ کہ انسان جب ضد۔ غصہ اور کینہ کی وجہ سے اندھا ہو جاتا ہے۔ تو اسے ہوش نہیں رہتا کہ میں کیا کہہ رہا ہوں۔ دنیا میں اختلافات بھی ہوتے ہیں۔ مگر ان میں کمینگی کی حد تک پہونچ جانا شیوۂ شرافت نہیں۔ ان لوگوں کا حضرت خلیفۃ المسیح اول کی فوت شدہ اولاد کے متعلق جبکہ وہ اس دنیا میں نہیں کہ اپنے اوپر عائد شدہ الزامات کی تردید کر سکے یہ الزام لگانا کہ وہ خلافت کی دشمن تھی انتہا درجہ کی بزدلی اور نامردانگی ہے۔

دو واقعات

حضرت مولوی عبدالحی صاحب کی قبر پر جو کتبہ ہے اس پر لکھا ہوا ہے "مولوی عبدالحی صاحب بزرگ" صاحبزادہ عبدالحی صاحب پندرہ برس کی عمر میں فوت ہوئے۔ اس عمر کے بچوں کے لئے عام طور پر بزرگ کا لفظ نہیں بولا جاتا میں آپ کو ان کے دو واقعات سناتا ہوں۔ جن سے آپ کو معلوم ہو جائیگا۔ کہ باوجود کم عمری کے وہ اس بات کے مستحق تھے کہ ان کو بزرگ کہا جائے

مولوی عبدالباقی صاحب بہاری ایم۔ اے نے بتایا کہ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد خلافت ثانیہ کے زمانہ میں خلافت کے چند دشمن حضرت مولوی عبدالحی صاحب کے پاس آئے اور کہا کہ اگر آپ خلیفہ بن جاتے۔ تو ہم آپ کی اطاعت کرتے۔ مولوی عبدالحی صاحب نے باوجود بچپن کے ان کو جو جواب دیا وہ اس قابل ہے۔ کہ سلسلہ کی تاریخ میں سنہری حروف سے لکھا جائے۔ انہوں نے فرمایا یا تو آپ کو آپ کے نفس دھوکا دے رہے ہیں۔ یا آپ جھوٹ بول رہے ہیں۔ میں سچ کہتا ہوں۔ کہ اگر میں خلیفہ بنتا۔ تب بھی آپ میری اطاعت نہ کرتے۔ اطاعت کرنا آسان کام نہیں۔ میں اب بھی تمہیں حکم دوں۔ تو تم ہرگز نہ مانو۔ اس پر ان میں سے ایک نے کہا کہ آپ ہمیں حکم دیں۔ پھر دیکھیں۔ کہ ہم آپ کی فرمانبرداری کرتے ہیں یا نہیں مولوی عبدالحی صاحب نے کہا۔ اگر تم اپنے دعوے میں سچے ہو۔ تو میں تمہیں حکم دیتا ہوں۔ کہ جاؤ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی بیعت کر لو۔ یہ بات سن کر وہ لوگ بغلیں جھانکنے لگے اور کہنے لگے۔ یہ تو نہیں ہو سکتا۔

حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ کی عظیم الشان فراست

صاحبزادہ عبدالحی صاحب نے اس مقدس باپ کی گود میں تربیت پائی تھی جو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو جگہ چھوڑ کر اپنی جگہ بٹھایا کرتا تھا جو حضور کی تقریر سنکر خوشی سے ان کا ماتھا چوم لیا کرتا تھا جس نے آخری ایام میں جبکہ بوجہ کمزوری خود نماز کی جماعت نہ کرا سکتے تھے۔ حضور کو امام الصلوٰۃ مقرر کیا ہوا تھا۔ اور اپنی جگہ جمعہ پڑھانے کے لئے بھی آپ ہی کو بھیجا کرتا تھا۔ حتٰی کہ آپ نے ایک دفعہ وصیت بھی لکھ دی۔ کہ میرے بعد "خلیفہ محمود" ہوگا جو کئی دفعہ اس بات کا اظہار کیا کرتا تھا۔ کہ خاندان نبوت میرا بے حد مطیع اور فرمانبردار ہے۔ خصوصاً میرا پیارا محمود تم سب سے زیادہ میری اطاعت کرتا ہے۔ جس نے اپنی تقریر میں یہ لفظ بھی کہے کہ میرا خیال تھا۔ کہ محمود خلیفہ بنے اسی لئے اس کی تعلیم و تربیت کے لئے کوشاں بھی رہا۔ ملک غلام فرید صاحب بیان کرتے ہیں۔ کہ ایک دفعہ مولوی عبدالحی صاحب اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی حضرت خلیفہ اول رضؓ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ نے مولوی عبدالحی صاحب کو مخاطب کرکے فرمایا۔

"بچے تم مجھے پیارے ہو۔ بہت پیارے بہت پیارے ہو۔ مگر حضور کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا محمود ہمیں تم سے بہت زیادہ پیارا ہے۔

ایک دفعہ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کے پاس حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی کوئی شکایت کی گئی۔ والدہ صاحبہ کہتی ہیں۔ کہ حضرت خلیفہ اول رضؓ نے فرمایا کہ محمود کی کوئی کتنی شکایتیں ہمارے پاس کرے۔ ہمیں اس کی پروا نہیں۔ ہمیں تو اس میں وہ چیز نظر آتی ہے۔ جو ان کو نظر نہیں آتی۔ یہ لڑکا بہت بڑا بنے گا۔ اور اس سے خدا تعالےٰ عظیم الشان کام لے گا۔

ہمارے ہاں حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالےٰ کی ایک کاپی ہے۔ مکرم منشی غلام نبی صاحب ایڈیٹر الفضل کے پاس اس کی نقل بھی موجود ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یہ کاپی حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے لئے بنائی تھی۔ اس میں حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کو نصیحتیں فرمائی ہیں۔ عجیب بات یہ ہے۔ کہ موعود لڑکے کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے تمام اشتہارات مع سبز اشتہار کے آپ نے اس کاپی کے ساتھ لگا کر جلد کروائے ہوئے ہیں۔ کیا اس سے صاف پتہ نہیں لگتا کہ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ پسر موعود والی تمام پیشگوئیوں کا مصداق حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کو ہی جانتے تھے ع

کافی ہے سوچنے کو اگر اہل کوئی ہے،

خطرناک جھوٹا الزام

مولوی عبدالحی صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی محبت کا سبق اپنے مقدس باپ سے سیکھا تھا۔ مولوی عبدالحی صاحب یقیناً اپنے محترم باپ کے سعادت مند فرزند تھے۔ اس لئے یہ کہنا کہ وُہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے مخالف تھے۔ اس لئے حضور نے ان کو زہر دے کر مروا دیا۔ ایک ناپاک جھوٹ ہے۔ جس کے تصور سے بھی گھن آتی ہے۔ ایسے خطرناک جھوٹے الزامات لگانے کے بعد بھی یہ لوگ ڈھنڈورہ پیٹتے ہیں۔ کہ ہم مظلوم ہیں:۔

حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد جب سیدہ امۃ الحی صاحبہ کا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ سے عقد ہونے لگا تو مولوی عبدالحی صاحب ولی تھے۔ گو آپ کی عمر صرف چودہ سال تھی۔ مگر ع

بزرگی بہ عقل است نہ بہ سال

جس وقت خطبۂ نکاح کے وقت مولوی عبدالحی صاحب سے بحیثیت ولی منظوری مانگی گئی۔ تو آپ نے کھڑے ہو کر ایک تقریر کی جس میں کہا۔ کہ حضرت خلیفۂ اول کی اولاد قوم کی امانت ہے۔ اس لئے میں آپ لوگوں سے پوچھتا ہوں۔ کیا آپ کو یہ نکاح منظور ہے۔ جب ہر طرف سے منظور ہے اور مبارکباد کی آوازیں آئیں۔ تو مولوی عبدالحی صاحب نے فرمایا۔ کہ اب جبکہ قوم نے بھی منظوری دے دی ہے۔ میں نہایت خوشی کے ساتھ اس کو منظور کرتا ہوں:۔ اس لڑکے کے متعلق کہنا۔ کہ وُہ در پردہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کا مخالف تھا۔ ایسی جسارت ہے جس کی جُرأت کوئی بہت ہی چھوٹا انسان کر سکتا ہے:۔

مولوی عبدالحی صاحب کی بیماری

مولوی عبدالحی صاحب ٹائیفائڈ بخار سے بیمار ہوئے۔ ان کی اپنی خواہش پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے مکان پر ان کو لیجایا گیا۔ جتنے ڈاکٹر آپ کے علاج کے لئے لگے ہوئے تھے۔ سب کے سب حضرت خلیفۂ اول رضہ کے فدائی تھے۔ ان الزام لگانے والوں کی اس ناپاک بدظنی کی زد صرف حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ پر ہی نہیں پڑتی۔ بلکہ اس کا یہ مطلب ہے کہ یہ سارے ڈاکٹر اور طبیب نعوذ باللہ بدفطرت اور کمینے تھے۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے ہاتھ سے زہر دینے کی سازش میں شریک تھے۔ اور تو اور خود مولوی عبدالحی صاحب کی والدہ بھی شریک تھیں۔ کیونکہ وُہ ہر وقت دیکھتی تھیں۔ کہ میرا بچہ دشمنوں میں گھرا ہوا ہے۔ اور اس کے بچانے کی کوئی فکر نہ کرتی تھیں:۔

سیدہ امۃ الحی صاحبہ پر افتراء

ان لوگوں نے جو الزام صاحبزادہ عبدالحی صاحب مرحوم پر لگایا ہے۔ وُہی افتراء سیدہ امۃ الحی مرحومہ پر بھی کیا ہے۔ یعنی یہ کہ وُہ بھی در اصل حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی مخالف تھیں۔ قادیان کی ہزارہا خواتین جو سیدہ امۃ الحی رضی اللہ عنہا سے ملنے والی اور ان کی شناسا تھیں۔ جانتی ہیں۔ کہ ان کو اپنے جلیل القدر خاوند سے کس قدر محبت تھی اور خلافت پر ان کا ایمان کس قدر مضبوط تھا۔ اہلِ قادیان جانتے ہیں کہ سیدہ مرحومہ کی وفات پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کو کس قدر صدمہ ہوا تھا۔ اور آپ نے ایک مدت تک مجلسوں میں جانا چھوڑ دیا تھا۔ اور بعض منافق طبع لوگوں نے اعتراض کیا تھا۔ کہ حضرت صاحب بیوی کے مرنے پر اتنا رنج کرتے ہیں۔ اس پاک بیوی اور مقدس خاوند کی محبت کے متعلق میں "الفضل" میں شائع شدہ اپنے ایک مضمون کا اقتباس یہاں درج کرتا ہوں۔ یہ مضمون مصری صاحب کے پیدا کردہ فتنہ سے بہت پہلے کا ہے۔ اور اسی قسم کا مضمون میں نے سیدہ امۃ الحی کی وفات کے تیسرے روز ہی الفضل میں لکھا تھا۔ اقتباس یہ ہے:۔

"مرحومہ حالتِ نزع میں بار بار

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

کا ورد کرتی رہیں۔ . . . . . . پھر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ سے کہا۔ جماعت کو میرا السلام علیکم پہونچا دینا"۔ پھر درد انگیز لہجہ میں کہا:۔

"اے خدا میں نے سب کچھ تجھے سونپا اب تو مجھے اپنے دامنِ محبت میں چھپا لے میں کچھ نہیں"۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے رقت بھری آواز میں کہا۔ "تم تو خدا کے فضل سے بڑی پکی مومنہ ہو"۔ اس فقرہ کو حضور نے کئی بار دہرایا پھر حضور بیت الدعا میں تشریف لے گئے۔ مرحومہ بلند آواز میں خود بھی دعائیں کرتی رہیں۔ جب حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ تشریف لائے۔ تو مرحومہ نے کئی بار کہا۔ اب میں اپنے اصلی گھر میں چلی جاؤں گی۔ اللہ میاں جلد بلا لو ہائے دیر کیوں ہو رہی ہے۔ آخر وُہ وقت آگیا۔ جس کے تصور سے رونگٹے کھڑے ہوتے ہیں۔ اور جس سے آج تک کوئی نہیں بچ سکا۔ ۱۰۔ دسمبر ۱۹۲۴ء سوا تین بجے ہماری عزیز از جان بہن ہم کو داغ مفارقت دے گئیں۔ اور اس طرح وُہ مشیت الٰہی پوری ہوئی۔ جس کا اعلان حضرت امیر المومنین نے ولایت کے سفر سے پہلے کیا تھا۔ اور جس کی اطلاع ایک دفعہ ایک کشف میں اور دوسری دفعہ خواب میں آپ کو دیگئی تھی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

189

حضرت امیر المومنین سفر یورپ سے واپس آرہے تھے۔ آپ ابھی بمبئی میں تھے۔ کہ سیدہ امۃ الحی کی حالت بہت مخدوش ہوگئی۔ مرحومہ کی انتہائی خواہش تھی۔ کہ ایک دفعہ موت سے پہلے اپنے جلیل القدر خاوند کو دیکھ لوں مرحومہ کے اسی اضطراب کو مدنظر رکھتے ہوئے حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ نے یہ شعر کہے تھے۔

سر اٹھانے کی نہ بستر سے جو ہمت پائے
کیا کرے آہ وُہ مجبور وہ زار و غمگیں
دکھ تسلی دلِ بیمار ابھی آتے ہیں
دردِ مزمن کی دوا باعثِ روح و تسکیں

اللہ تعالےٰ نے مرحومہ کی اس خواہش کو پورا کیا۔ اور حضور کی واپسی تک ان کی وفات کو ملتوی کر دیا:۔

سیدہ مرحومہ حضرت امیر المومنین کی نظر میں

مرحومہ کے دل میں سلسلہ کی مستورات میں علمی و عملی روح پیدا کرنے کا بے حد جوش تھا۔ یہ جوش انہیں اپنے مقدس والد حضرت نور الدین اعظم رضی اللہ عنہ خلیفۃ المسیح اول کی طرف سے ورثہ میں ملا تھا۔ اور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے ہاتھوں اس کی نشوونما ہوئی تھی۔ جب حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کی وفات ہوئی۔ تو مرحومہ نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کو ایک خط لکھا۔ جس میں لکھا۔ ابی المکرم ہمیشہ مستورات میں درس دیا کرتے تھے۔ چونکہ آپ حضرت والد صاحب کے جانشین ہیں اس لئے آپ بھی اسے جاری رکھیں اور یہ خواہش میری ہی نہیں۔ بلکہ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضہ کی تھی انہوں نے مجھے مرض الموت میں فرمایا۔ کہ میاں کو میرا پیغام پہنچا دینا۔ سو میں آپکو ابی المکرم کی یہ وصیت پہنچاتی ہوں۔ اسی خط کی بناء پر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے مستورات میں درس قرآن کا سلسلہ جاری فرمایا۔ اور یہی وُہ خط تھا۔ جس کی وجہ سے آپ کو سیدہ امۃ الحی رضہ کو اپنی رفیقۂ حیات بنانے کا خیال پیدا ہوا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس رشتہ سے حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کی اس خواہش کی تکمیل بھی ہوگئی۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خاندان سے آپ کے خاندان کا خونی رشتہ قائم ہو جائے اور اس رشتہ سے وہ محبت ظہور میں آئی۔ جو سلسلہ عالیہ احمدیہ کی تاریخ میں ہمیشہ نمونہ بن کے رہے گی۔ مرحومہ کی وفات پر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ایک خطبہ میں بیان فرمایا۔

"عام طور پر لوگوں میں مونہہ دیکھے کی محبت ہوتی ہے۔ جب کوئی نظروں سے غائب ہو جائے تو اسے بھول جاتے ہیں۔ مگر میں نے بارہا غور کیا ہے۔ اور ہر بار اس خواہش کو اپنے دل میں پایا ہے۔ کہ اگر میں اپنے مرنے پر کوئی ایسے آدمی چھوڑ جاؤں جن کے دل اسی طرح میری محبت اور میرے لئے دعا سے پُر ہوں۔ جس طرح میرا دل امۃ الحی کے لئے پُر ہے۔ تو میں سمجھوں گا۔ میں ایک کام کر کے مرا ہوں۔ کون ہیں جو مرنے والوں کو یاد رکھتے ہیں۔ شاذ ہی کوئی ایسا ہوتا ہے جو مرنے والوں کی یاد کو تازہ رکھتا ہے۔ لیکن مجھ میں وفاداری اور وفا شعاری کا اعلےٰ جذبہ رکھا گیا ہے۔ میرے نزدیک کسی کی جدائی اور دنیا کے لحاظ سے ہمیشہ کی جدائی کو یاد رکھنا ایک خوشگوار رنج اور فرحت پہنچانے والا غم اور سرور بخش تکلیف ہے۔ یہ رنج ہزاروں خوشیوں سے بہتر ہے۔ اور یہ غم ہزاروں فرحتوں سے اچھا ہے۔ محبت کا درد۔ درد نہیں بلکہ ایک دوا ہے۔ وفاداری کا صدمہ صدمہ نہیں بلکہ دل کو صاف کرنے والی ایک ایسی بھٹی ہے۔ جس سے وہ جلا پا کر نکلتا ہے۔ اور انسان کی روح پاک ہو کر اس اعلےٰ مقام پر سانس لیتی ہے۔ جہاں کی ہوا نہایت لطیف و پاک ہوتی ہے۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ الارواح جنود مجندۃ کہ روحیں ایک دوسرے سے وابستہ اور پیوستہ ہوتی ہیں۔ یعنے بعض کا بعض سے تعلق ہوتا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ میری روح کو امۃ الحی کی روح سے پیوستگی حاصل تھی۔ . . . . . میں نے جب شادی کی تھی۔ تو میں نہیں جانتا تھا۔ کہ اس سے ایسے اعلےٰ درجے کے پھل پیدا ہوں گے۔ مجھے بہت سی شادیوں کا تجربہ ہے۔ اور میں نے خود بھی بہت سی شادیاں کی ہیں۔ مگر میں نے عمر بھر کوئی ایسی کامیاب اور خوش کرنے والی شادی نہیں دیکھی۔ جیسی میری یہ شادی تھی۔ . . . ان کے اندر ایک ایسا یقین اور وثوق تھا سلسلہ کے تمام کاموں کے متعلق۔ پھر میاں کے عیوب اور کمزوریاں سب سے زیادہ بیوی پر ظاہر ہوتی ہیں مگر میں نے ہمیشہ ان کے ایمان کو خلافت کے متعلق ایسا مضبوط پایا۔ کہ بہت کم مردوں میں ایسا ہوتا ہے۔ ان کی دین سے محبت ان کی حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے محبت ان کی وہ حالتِ ایمانی جو دین کے دوسرے شعبوں کے ساتھ تھی۔ میرے حساس قلب کو متاثر کئے بغیر نہ رہ سکتی تھی۔ . . . . خواہ ان کی کوئی حالت ہوتی اور جوش میں ہوتیں۔ دینی ذکر کے بعد میں نے دیکھا ان کی طبیعت فوراً دب جاتی۔ میں نے ان کو دیکھا اگر ان کی غلطی ہوتی۔ اور ان کو بتایا جاتا۔ کہ دین میں اس طرح ہے تو فوراً ان کی تسلی ہو جاتی۔ بعض دفعہ ایسے مواقع پیش آئے۔ کہ میں ان سے ناراض بھی ہوا۔ مگر سوائے ایک دفعہ کے ان کے چہرہ پر کبھی بل نہ دیکھا خواہ وہ کتنے ہی رنج اور صدمہ کی حالت میں ہوں۔ میری شکل دیکھتیں تو اپنے چہرہ کو خوش بنا لیتیں۔ تاکہ مجھ پر جسے اور بہت سے فکر دامنگیر رہتے ہیں۔ ان کا غمگین چہرہ دیکھ کر اور زیادہ اثر نہ ہو۔" (الفضل مورخہ ۱۰ دسمبر ۲۶ء)

بدباطن معترضین کے اوچھے ہتھیار

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی اس تقریر سے اس عظیم الشان خاوند اور اس مطہر بیوی کا اندازہ ہو سکتا ہے ایسی محبت کرنے والی پاک بیوی پر یہ الزام لگانا کہ وہ اپنے جلیل القدر خاوند سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی مخالف تھیں اور محمد امین خان اور مستری محمد حسین مقتولوں کی صف میں اس کو شامل کرنا اور یہ کہنا کہ سیدہ امۃ الحی کی روح حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کو نصیحت کر رہی ہے۔ کہ اپنے افعال سے باز آجاؤ نہایت شرمناک اور کمینہ جھوٹ ہے۔ ایسے اوچھے ہتھیاروں پر اتر آنا قطعاً شیوہ شرافت و مردانگی نہیں۔

ابھی تو ان بدباطن لوگوں نے یہ جھوٹ بولا ہے۔ آگے آگے دیکھنا کہ یہ لوگ ایسی ایسی باتیں کہیں گے کہ آپ کانوں پر ہاتھ دھریں گے۔ اور شرافت آنکھیں نیچی کرے گی۔

قرآن کریم میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ ان الذین فتنوا المومنین والمومنات ثم لم یتوبوا فلهم عذاب جهنم ولهم عذاب الحریق۔ جو لوگ مومن مردوں اور مومن عورتوں کو فتنہ میں ڈالتے ہیں اور پھر توبہ نہیں کرتے۔ ان کو اللہ تعالےٰ جہنم کے دردناک عذاب کا مزہ چکھائے گا۔ فاعتبروا یا اولوا الالباب

موجودہ فتنہ کا ایک بہت بڑا فائدہ

ہم اس فتنہ سے گھبراتے نہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔ کہ "بعض ایسے بھی ہوتے ہیں۔ جو ایمان لا کر پھر منافق یا مرتد بن جاتے ہیں۔ اور اس میں ایک مصلحت الٰہی یہ بھی معلوم ہوتی ہے۔ کہ جیسا مامور من اللہ کے ہزارہا دشمن بیرونی طور پر ہوتے ہیں۔ جو اس کو نیست و نابود کرنا چاہتے ہیں۔ ایسا ہی اللہ تعالےٰ یہ بھی چاہتا ہے۔ کہ اندرونی طور پر بھی جو لوگ چاہیں اس سے کھلم کھلا دشمنی کریں۔ اور جتنی کوششیں اس کے نیست و نابود کرنے کے لئے کر سکتے ہیں کریں تا آخر میں ان تمام بیرونی اور اندرونی دشمنوں کو ناکام اور نامراد کر کے اور مامور من اللہ کو ان سب پر غالب کر کے اللہ تعالےٰ اپنی قدرت کا ہاتھ مامور من اللہ کی تائید میں کام کرتا ہوا دکھا دے۔ اس لئے اب بھی ہوتا ہے کہ بعض وقت وہ لوگ جن کو ظاہری طور پر یعنے لوگوں کی نظروں میں مامور سے ایک گہرا تعلق ہوتا ہے۔ وہ بھی مرتد ہو جاتے ہیں۔ اور پھر دشمن خوشی کے مارے بغلیں بجاتے ہیں۔ کہ اب یہ سلسلہ تباہ ہو جائے گا۔ مگر اللہ تعالےٰ ان سب باتوں کے باوجود مامور کو محفوظ رکھتا ہے۔ اور اس کے سلسلہ کو ترقی دیتا ہے۔ اور کوئی بات خواہ وہ ابتدا میں اس سلسلہ کے لئے کیسی ہی خطرناک ہو دراصل صرف اس سلسلہ کے لئے کھاد کا کام دیتی ہے۔ اور اس کی ترقی و نشوونما کا ذریعہ بن جاتی ہے۔"

پس ایک بڑا فائدہ اس فتنہ سے یہ ہوا ہے۔ کہ جماعت کا تعلق خلافت سے مستحکم تر ہو گیا۔ اور اس جماعت کے بچوں اور عورتوں نوجوانوں اور بوڑھوں غریبوں اور امیروں غرض ہر ایک نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے ساتھ اخلاص و محبت کا وہ نمونہ دکھایا ہے۔ جسے تاریخ کبھی نہیں بھولے گی۔ سچ ہے ؂

ہر بلا کیں قوم را حق دادہ اند
زیر آں گنج کرم بنہادہ اند

خاکسار۔ عبدالوہاب عمر خلف حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالےٰ عنہ

ضرورت رشتہ

ایک شریف گھرانے کی معزز تعلیم یافتہ سلیقہ شعار اور دیندار لڑکی کے لئے موزوں رشتہ کی ضرورت ہے۔ لڑکا مخلص احمدی اور برسر روزگار ہونا چاہیئے قادیان میں مستقل سکونت رکھنے کے خواہشمند اصحاب کو ترجیح دی جائے گی خط و کتابت

بنام م معرفت ایڈیٹر صاحب "الفضل" ہو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

موجودہ فتنہ کے متعلق بعض اصحاب کے خواب

۱۳

ذیل کا رؤیا ایک احمدی طالبعلم عبدالوحید خاں پسر ڈاکٹر عبدالمجید خاں صاحب کوئٹہ کو ان کے ایک کلاس فیلو حلیم صاحب نے ملایا سے جہاں وہ اپنا خرچ آپ برداشت کرتے ہوئے تبلیغ کے لئے گئے ہوئے ہیں۔ لکھا اور خواہش کی کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں پیش کرکے تعبیر معلوم کریں۔ یہ خواب عبدالوحید صاحب نے ۲۳ رجون کو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں پیش کیا۔ اور دفتر کے رجسٹر آمد خطوط کے ۳۲۸۲ نمبر پر اس کا اندراج ہوا۔ ظاہر ہے۔ کہ یہ خواب حضور کی خدمت میں پیش ہونے سے کئی دن پہلے دیکھا گیا۔ ذیل میں خواب اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی بیان فرمودہ تعبیر درج کی جاتی ہے۔

عبدالوحید صاحب لکھتے ہیں:-

آقائی و مولائی سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ نہایت مؤدبانہ گزارش ہے۔ کہ میرے ایک دوست جو یہاں پچھلے سال پڑھتے تھے اور آجکل ملایا میں تبلیغ اور اپنی روزی کما کر تبلیغ کرنے کی خاطر تشریف لے گئے ہوئے ہیں۔ حضور سے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ انہوں نے ایک خواب دیکھا ہے۔ جس کی تعبیر حضور سے دریافت کرتے ہیں۔ خواب مندرجہ ذیل ہے۔

صبح چار بجے کا وقت ہوگا کیا دیکھتا ہوں۔ کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ ایک سڑک پر جا رہے ہیں۔ غالباً وہ سڑک ہے جو محلہ دارالرحمت کے پاس سے ہوکر ریلوے لائن کو جاتی ہے۔ کافی لوگ حضور کے ساتھ ہیں۔ کچھ تو حضور کے آگے آگے چل رہے ہیں۔ اور کچھ بہت پیچھے آ رہے ہیں۔ اور تقریباً ۱۵، ۲۰ حضور کے ساتھ ہیں۔ وحید (میں) اور میں (حلیم) بھی ساتھ ہیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے ہم اپنی ڈیوٹی ادا کر رہے ہیں۔ حضور اس وقت کچھ گھبرائے ہوئے ہیں۔ پگڑی بھی کچھ شکستہ سی بندھی ہوئی ہے۔ اور تیزی تیزی سے جا رہے ہیں۔ اور لوگوں کو بڑے جلال سے کہہ رہے ہیں۔ جاؤ چلے جاؤ مجھے اکیلا ہی رہنے دو۔ میں کہتا ہوں۔ کہ مجھے چھوڑ دو۔ میرا خدا مجھے ہرگز اکیلا نہیں چھوڑے گا۔ جب بار بار منع کرنے کے باوجود لوگ نہ ہٹے۔ تو حضور نے نہایت غصے سے فرمایا۔ جاؤ میں حکم دیتا ہوں۔ کیا تم اپنے خلیفہ کا حکم ماننے کے لئے تیار نہیں۔ لیکن لوگ حضور کا پیچھا نہیں چھوڑتے۔ کچھ لوگ آگے اور کچھ پیچھے حفاظت کرتے جا رہے ہیں اس پر میں (حلیم) جو ساتھ ساتھ چل رہا تھا بے اختیار ہو گیا۔ اور میں نے رو کر اور نہایت جوش سے کہا۔ جب حضور حکم دیتے ہیں۔ تو کیوں یہاں کھڑے ہو اس پر میں تو حضور سے علیحدہ ہو گیا۔ اور وحید نے نہایت جوش سے روتے ہوئے کہا۔ ہم اپنے پیارے آقا کو اس طرح چھوڑ کر نہیں جا سکتے۔ ہمارے خون کا جب تک ایک قطرہ بھی باقی ہے۔ ہم حضور کی حفاظت کریں گے۔ اس کے بعد میری آنکھ کھل گئی۔ اس وقت میری گھگھی بندھی ہوئی تھی۔ اور میں کانپ رہا تھا۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس خواب کی تعبیر میں فرمایا:-

"اس سے مراد یہی فتنہ معلوم ہوتا ہے۔ شائد بعض کے دوست اور رشتہ دار چھوڑ دیں گے۔ اس موقعہ پر یہ کہنا کہ چھوڑ جاؤ۔ اس سے مراد وہ معترض ہیں جو بظاہر ساتھ ہیں۔ مگر ساتھ رہنے کے قابل نہیں۔ اس سے مراد مخلصوں کی جماعت نہیں ان کا وجود خلیفہ کے وجود کے اندر ہے۔"

۱۴

والد محترم حضرت مولوی شیر علی صاحب لندن سے اپنے ایک خط میں تحریر فرماتے ہیں:-

"خواب میں دیکھا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ نے دعوت دی ہے۔ مجھے بھی بلایا ہے۔ عزیز عبدالرحمٰن سلمہ ربہ بھی موجود ہے۔ ایک شخص کو دیکھا۔ کہ وہ دروازہ میں لوگوں کو آنے سے روکنے کی کوشش کر رہا ہے۔ بہت ہاتھ پاؤں مار رہا ہے۔ کہ لوگ نہ جائیں۔ پھر اسی خواب میں ایک مکان میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ اور جماعت کے لوگ جمع ہیں۔ میں مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب کو کہتا ہوں کہ وہ لوگوں کو کہیں کہ صدقہ کریں۔"

خاکسار عبدالرحیم پسر حضرت مولوی شیر علی صاحب

۱۵

میرے آقا سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

عرصہ پندرہ سولہ سال کا ہوا ہے۔ یا اس سے بھی پہلے خواب میں میں نے حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کو اور حضور کو مسجد اقصےٰ کے اس حصہ میں جو پرانا ہے بالمقابل بیٹھے ہوئے دیکھا۔ اس وقت مجھے کسی شخص نے حضور کی طرف اشارہ کرکے کہا۔ کہ یہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہیں۔

خاکسار شیخ محمد بخش از قادیان

۱۶

میری اہلیہ نے خواب میں دیکھا کہ ایک ریل گاڑی ہے۔ جس میں ہم سب سوار ہیں۔ گاڑی بڑی خوبصورت ہے۔ لیکن چلتی گاڑی میں سے اسی ڈبے میں سے جس میں ہم سوار ہیں دو آدمی گرتے ہیں میری بیوی ان کے گرنے پر افسوس کرتی ہے۔ مگر وہ ایسے گرتے ہیں کہ چور چور ہو جاتے ہیں۔ وہ خواب میں ہی مجھے مخاطب کرکے کہتی ہے۔ کہ یہ تو بڑے نیک آدمی تھے۔ مگر گر گئے۔ اس کا بیان ہے۔ کہ میں نے اس کو خواب میں ہی جواب دیا۔ کہ چلو گرنے دو۔ یہ نیک آدمی نہ تھے۔ پھر اس کے بعد اس کو زور کی بارش برستی دکھائی گئی۔ جس سے تمام ملک پانی سے بھر گیا۔

خاکسار۔ رکن الدین ہیڈ ماسٹر ٹیا خیل ضلع کوہاٹ

۱۷

چند روز ہوئے دوپہر کو سوتے ہوئے ایک خواب دیکھا۔ کیا دیکھتا ہوں۔ کہ نظارت کا کوئی دفتر ہے۔ جو بالاخانہ میں ہے۔ میں برآمدے میں نماز پڑھ رہا ہوں۔ اور نماز میں زور زور سے روتا ہوں۔ میرے آگے ایک لکڑی کا صندوق رکھا ہے۔ کہ اتنے میں شیخ مصری آئے۔ اور صندوق کھول کر کچھ کاغذات نکال لئے۔ اور زور سے کہنے لگے تم لوگ مجھ پر بد دیانتی کا الزام لگاتے ہو۔ میں نے کونسی بد دیانتی کی ہے۔ کچھ لوگ کمرے میں اندر بیٹھے ہوئے ہیں۔ وہ بولے اور شیخ صاحب کے پاس اپنی بریت کرکے کہنے لگے۔ کہ شیخ صاحب ہم نے تو آپ کو کچھ نہیں کہا۔ میں نماز میں ہی حیران ہوا۔ کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے تو شیخ مصری کا مقاطع کیا ہوا ہے اور یہ لوگ ان سے بولتے ہیں۔ اور دوستانہ لہجے میں گفتگو کرتے ہیں۔ ساتھ ہی یہ سوچتا ہوں۔ کہ شیخ مصری صاحب بلا اجازت کاغذ نکال کر لئے جاتے ہیں۔ اور جب بھی ضرورت ہوتی ہے اسی طرح لے جاتے ہیں۔ مگر پھر کہتے ہیں میں بد دیانت نہیں اس کے بعد آنکھ کھل گئی

خاکسار۔ محمد شفیع اسلم از گوجرانوالہ

ضروری تصحیح

۲۷ر جولائی کے الفضل میں "اذان اور سکھ" کے عنوان کے ماتحت جو مضمون ریاست پٹیالہ کی بہترین رواداری پر شائع ہوا ہے اسمیں شری مہاراجہ صاحب بہادر پٹیالہ کے ذکر میں کاتب کی غلطی سے مہا کا لفظ رہ گیا جس کا ہمیں افسوس ہے کیا اس لحاظ سے کہ ریاست پٹیالہ اپنے اندر غیر معمولی رواداری کی شان رکھتی ہے۔ اور کیا اس لحاظ سے کہ شری مہاراجہ صاحب بہادر ذیشان والئے ریاست ہیں۔ ان کے متعلق جو ہمارے دل میں غیر معمولی احترام کا جذبہ ہو سکتا ہے۔ وہ کسی تشریح کا محتاج نہیں۔ پس اس لفظ کے رہ جانے کا ہمیں افسوس ہے اور ہم قارئین کرام سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ اس مضمون کے پڑھتے وقت اس تصحیح کو مدنظر رکھیں۔

موجودہ فتنہ سلسلہ احمدیہ کی سچائی کا ثبوت ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دو اشخاص کے اخراج از جماعت کی خبر پڑھ کر اس بات سے کہ وہ بوجہ اپنی شومئی اعمال آسمانی سلسلہ سے منقطع ہو گئے فطرتی طور پر مجھ کو افسوس ہوا۔ مگر جب میں نے اس معاملہ پر غور کیا۔ کہ ہم کس سلسلہ میں منسلک ہیں اور یہ افسوسناک واقعہ کیوں رونما ہوا تو اسلامی تاریخ پر نظر ڈالنے سے واضح ہوتا ہے کہ جماعت احمدیہ کی سچائی کا یہ واقعہ بین ثبوت ہے۔ کیونکہ یہ سلسلہ کوئی دنیادی تجارتی کمپنی نہیں نہ ہی کوئی رجسٹرڈ فرم ہے۔ جو دنیادی کمپنیوں اور لوگوں کی مقرر کردہ کمیٹی کی تجاویز کے مطابق چلنے والا کوئی کام ہے بلکہ یہ آسمانی کارخانہ ہے جس کا پروپرائٹر (مالک) بھی اللہ تعالےٰ ہے۔ اور ڈائریکٹر بھی اللہ تعالےٰ ہے اور منیجر بھی وہ خود ہی ہے جو براہ راست اس مقتدر اور عظیم الشان ہستی کی نگرانی میں اور اس کے منشاء کے ماتحت قائم ہو کر چل رہا ہے۔ جس طرح اس آسمانی سلسلہ کے مالک اور چلانے والے کو ظاہری آنکھوں سے دیکھا نہیں جا سکتا اسی طرح وہ اسباب اور ذرائع جن سے یہ چل رہا ہے وہ جسمانی آنکھوں سے اوجھل ہیں۔ مگر یہ کوئی نیا کارخانہ نہیں بلکہ اس کارخانہ کا مالک ہمیشہ ایسے کارخانے ابتداء سے قائم کر کے چلاتا رہا ہے اور چلاتا رہے گا۔ ان حالات میں جب ہم اس قسم کے سابقہ کارخانہ ہائے الٰہیہ پر نظر دوڑاتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ بہت قدیمی کارخانوں کے علاوہ ایک زمانہ میں سب سے اعلیٰ ترین کارخانہ ہمارے مطاع و آقا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت پر قائم ہوا۔ اس پر جب غور کیا جائے تو صاف ظاہر ہے کہ اس وقت بھی موجودہ فتنوں سے بہت زیادہ خطرناک فتنے رونما ہو کر ملیا میٹ ہوتے رہے ہیں مثلاً

عام طور پر مخالفت کے علاوہ اسلام میں داخل شدہ اور بڑے بڑے ذمہ دار عہدوں پر مقرر شدہ لوگوں کو ٹھوکریں لگیں۔ جیسا کہ عبد اللہ کاتب وحی مرتد ہو گیا اور پھر مرض نفاق کا ملک بھر میں طوفان برپا ہونا اور آخر کار جھاگ کی طرح ختم ہونا وغیرہ وغیرہ۔ یہ حالات شاہد ہیں۔ کہ جس طرح سابقہ الٰہی کارخانوں کے چلانے کا طریق جاری رہا ہے۔ اسی طریق (منہاج) اور انہیں راستوں (مصلحتوں) پر سلسلہ عالیہ احمدیہ چل رہا ہے۔ دراصل غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ انسان کے اندر بعض نہاں در نہاں ایسے عیوب اور نقائص ہوتے ہیں کہ جن کا تخم نامعلوم طریق پر بویا جاتا اور اندر ہی اندر نشو و نما پاتا رہتا ہے اگر ایسا شخص خدا تعالےٰ کے فضل کی تلاش اور استغفار میں غافل ہو جائے اور کونوا مع الصادقین کے اصل کے ماتحت کام نہ کرے تو وہ تخم بڑھتا بڑھتا شقاوت کا درخت بن جاتا ہے اس لئے مثل سابق اس امر کی سچائی اور ثبوت کے لئے کہ یہ سلسلہ اسی زمین و آسمان کے خالق کا قائم کردہ کارخانہ ہے کہ جس کی پہلے کارخانوں سے کلی مماثلت سے ایسے واقعات کا پیش آنا ضروری ہے۔ مثل سابق ہمیں بھی ایسے افسوسناک واقعات پیش آنے لابدی ہیں۔ جن کے وقوع میں آنے کے وقت کئی ایک بدبختوں کے لئے ٹھوکر اور برعکس اس کے مخلصین کی استقامت کا موجب ہو جاتے ہیں

باقی رہا کسی علیحدہ شدہ احمدی کا جماعت میں رسوخ کے متعلق خیال کرنا یہ قطعاً بے بنیاد ہے البتہ یہ کہنا کہ نفاق کے مریض اور بھی ہیں ممکن ہو سکتا ہے لیکن جماعت کے افراد کے دل میں جماعت سے الگ ہونے والے کی عزت قائم رہنا۔ خیال است و محال است

وجنوں والی بات ہے۔ کیونکہ یہ عام فہم بات ہے کہ درخت کی شاخ جب تک درخت کے ساتھ لگی ہوئی ہے اس وقت تک اپنی سرسبزی کا دعویٰ کر سکتی ہے۔ مگر درخت کی وہ شاخ جو درخت سے (جہاں سے اس کو خوراک ملتی تھی) کاٹی گئی ہو۔ وہ خشک اور پژمردہ ہو کر بھٹیاروں کے کام آتی ہے۔ مصری صاحب کے متعلق مجھ کو بعض احباب کے ریمارکس جو انہوں نے اپنی مختلف اوقات کی تقاریر یا تحریروں میں کئے بڑے موزوں معلوم ہوتے۔ سب سے اول عرفانی صاحب کی اس چٹھی کے الفاظ جو الفضل میں شائع ہوئی حسب ذیل ہیں:۔ "شیخ مصری صاحب اب تک جو کچھ تھے وہ محض سلسلہ احمدیہ کے طفیل اور صدقہ سے تھے۔ ان کی شامت اعمال نے انہیں خود سلسلہ سے خارج کرایا۔ میں خدا تعالےٰ کی قسم کھاتا ہوں کہ ان کے رسوخ اور اثر کو نہ میں نے کبھی سمجھا اور نہ اس کی کچھ وقعت میرے دل میں تھی کیونکہ سلسلہ عالیہ احمدیہ نے ہم کو اس قسم کی بت پرستی سے نجات دی ہے ہم نے جس وجود کو واجب الاحترام یقین کیا وہ اللہ تعالےٰ کے مرسل حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہیں اور آپ کے بعد آپ کے خلفاء۔ مصری صاحب تو در کنار اگر ساری دنیا مل کر بھی اپنی قوت۔ اتحاد اور اثر کو لے کر خلیفہ ثانی ایدہ اللہ کی خلافت (جو خدا کی نعمت ہے) کے مقابلہ میں کھڑی ہو جائے تو یقیناً وہ حسرت کے ساتھ ناکام ہو گی"۔

مندرجہ بالا عبارت میں بت پرستی کے لفظ پر مجھ کو شیخ یعقوب علی صاحب کا ایک واقعہ یاد آ گیا۔ وہ یہ کہ شیخ صاحب ایک مرتبہ میرے پاس ڈلہوزی تشریف لے گئے اور انہوں نے راو صاحب سوامی فرقہ کی اس شاخ کے گرو صاحب سے ملنے کی خواہش ظاہر کی۔ جن کا گوردوارہ دریائے بیاس کے کنارے پر ہے۔ چنانچہ میں نے شیخ صاحب کے ساتھ پنڈت سری ناتھ صاحب کو (جو ان دنوں ڈلہوزی میں وکیل تھے) بھیج دیا۔ وہاں پر جب گورو صاحب نے شیخ صاحب سے سفر یورپ کے حالات دریافت کئے تو شیخ صاحب نے جواب دیا کہ یورپ میں جو میں نے خاص بات دیکھی ہے وہ یہ ہے کہ وہاں پر جو انسانیت کی جو قدر و قیمت ہے وہ ہندوستان میں ہرگز نہیں ہے جس پر گورو صاحب نے تعجب سے کہا کہ وہ کس طرح تو شیخ صاحب نے جواب دیا کہ ابھی میرے سامنے آپ کے پاس آپ کے سیوک (مرید) جو آتے تھے۔ انہوں نے جھک کر آپ کے پاؤں کو ہاتھ لگاتے جو ایک طریق پر انسانیت کی سخت توہین ہے جس پر گورو صاحب نے کہا کہ یہ واقعی نامناسب حرکات ہیں۔ میں تو ان لوگوں کو ہمیشہ ایسی حرکتوں سے روکتا ہوں۔ مگر پھر بھی بعض اوقات ایسی حرکات کر بیٹھتے ہیں"۔

دوسری بات مکرمی مولوی ابو العطاء صاحب جالندھری نے فرمائی "مصری صاحب ایک طرف شکایت کرتے ہیں۔ کہ احمدی دوکاندار انہیں سودا نہیں دیتے۔ دوسری طرف کہتے ہیں کہ احمدی دہریہ ہو گئے ہیں اور ہوتے جا رہے ہیں اگر وہ اس ادعا کو درست سمجھتے ہیں تو انہیں چاہیئے کہ احمدیوں سے دور بھاگیں۔ ان سے بات نہ کریں تاکہ ان کے مقدس خاندان میں اور ان کی پاکباز اولاد میں دہریت کا اثر نہ پہنچے"۔

تیسری بات مکرمی میر محمد اسحٰق صاحب نے جو مقاطعہ کے جواز کے متعلق اسلامی کتب کا حوالہ دیا ہے وہ بالکل صحیح ہے دراصل یہ صحیح بات ہے کہ ہر انسان کے اندر سے خیالات کی جو رو نکلتی ہے۔ وہ ملنے والوں میں آہستہ آہستہ سرایت کرتی جاتی ہے۔ جس طرح متعدی امراض کے جرم ایک دوسرے میں سرایت کر جاتے ہیں۔ اسی طرح ہر انسان کے ارادوں اور خیالات کی رو تمام اردگرد کے انسانوں کے دلوں پر اپنا گہرا اثر اندر ہی اندر کرتی چلی جاتی ہے۔ جو روزمرہ کے تجربہ سے ثابت ہے لہٰذا جن اشخاص نے جماعت سے خود لکھ لکھ کر اپنا اخراج کرایا تو پھر جماعت سے وابستہ لوگوں کیلئے ان سے مقاطعہ ایک لازمی امر ہے عام طور پر دنیاداروں میں دیکھا جاتا ہے ایک

191

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشادات

تحریک جدید کے وعدے خوشی اور بشاشت سے پورے کئے جائیں

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

"میں اپنی جماعت کے دوستوں سے کہتا ہوں۔ کہ وہ وعدہ جو انہوں نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول سے کیا ہوا ہے۔ وہ دیکھیں۔ کہ انہیں اس میں کس قدر پختگی حاصل ہے۔ تم اپنے نفسوں پر غور کرو۔ اور سوچو۔ کہ تم نے جو اللہ تعالیٰ سے عہد کیا تھا۔ اسے کس قدر پورا کیا۔ مومن اور منافق میں یہی فرق ہے۔ کہ مومن ہمیشہ یہ خواہش کرتا ہے۔ کہ اسے اور قربانی کا موقعہ ملے۔ اور منافق ہر قربانی پر روتا ہے اور کہتا ہے۔ مصیبت آ گئی۔ چندہ دینا پڑے۔ تبلیغ کے لئے نکلنا پڑے۔ خدمت دین کے لئے کوئی تحریک کی جاتی ہے۔ ہر موقعہ پر روئے گا۔ اور کہے گا۔ بڑی مصیبت ہے۔ ہر وقت چندہ ہی چندہ مانگا جاتا ہے۔ جس کام کو انسان دل سے نہیں کرتا۔ بلکہ روتے ہوئے کرتا ہے۔ اس کے کرنے پر اسے ثواب کس طرح مل سکتا ہے۔ . . . . . . اگر کوئی شخص روتا ہوا اپنا آدھا مال بھی اللہ تعالیٰ کے راستہ میں خرچ کرتا ہے تو اسے فائدہ نہیں پہنچ سکتا۔ فائدہ ہمیشہ ان ہی قربانیوں کا ہوتا ہے۔ جو خوشی اخلاص اور بشاشت سے کی جاتی ہیں۔ وہ قربانیاں جو بشاشت سے نہیں کی جاتیں۔ ان کا ذرہ بھر بھی فائدہ نہیں ہو سکتا۔ یوں قربانی کرنے کو منافق بھی کرتا ہے۔ کبھی لوگوں کو دکھانے کے لئے۔ کبھی دوسروں کے ضرر سے بچنے کے لئے اور کبھی فائدہ حاصل کرنے کے لئے۔ لیکن چونکہ اس کے دل میں اخلاص محبت اور بشاشت نہیں ہوتی۔ اس لئے اس کی قربانی خواہ وہ کتنی ہی اہم کیوں نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ کے حضور کوئی قیمت نہیں رکھتی۔ پس ضروری ہے کہ ہم جماعت میں اخلاص اور تقویٰ پیدا کریں۔ کیونکہ اخلاص اور تقویٰ پر مبنی قربانیاں ہی سلسلہ کو مضبوط کرتی ہیں۔"

"جماعت کا وہ حصہ جو قربانی کرتا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اس کے اخلاص اور قربانی کو ضائع نہیں کرے گا۔ اور یقیناً وہ اس ذریعہ سے اللہ تعالیٰ کے فضل کو کھینچ رہے ہیں۔ لیکن ان کی قربانیاں اللہ تعالیٰ کے غضب کو بھی بھڑکا رہی ہیں۔ جب ایک بوجھ کھینچے دیا ہوا انسان اور زیادہ قربانی کرتا چلا جاتا ہے۔ تو جہاں اس کی طرف اللہ تعالیٰ کی رحمت بڑھتی ہے۔ وہاں غافلوں کی طرف اس کا غضب بھی حرکت کرتا اور ان کے نفاق کو بالکل برہنہ کر دیتا ہے۔ پس میں ان کو جو سست ہیں۔ اور ان کو بھی جو اپنے آپ کو نمبر دار سمجھتے ہیں کہتا ہوں۔ کہ ایک دن وہ بھی مر کر اللہ تعالیٰ کے پاس جانے والے ہیں۔ یہ دنیا ہمیشہ رہنے کی جگہ نہیں۔ اس میں نہ پہلے لوگ ہمیشہ زندہ رہے۔ اور نہ وہ ہمیشہ رہیں گے۔ موقعہ کہہ دینا کہ ہم تنگدست ہیں۔ یہ قابل قبول نہیں ہو سکتا۔ ہم نے کروڑپتی بھی ایسے نہیں دیکھے۔ جو اپنی حالت پر خوش ہوں۔ ہم نے لاکھ پتی بھی ایسے دیکھے ہیں جو اپنی تنگدستی کا رونا روتے ہیں۔ انہیں یہ شکوہ ہوتا ہے کہ وہ کروڑپتی کیوں نہیں ہو جاتے جب ایک کروڑ حاصل ہو جاتے تو پھر یہ حسرت ہوتی ہے کہ دوسرا کروڑ کیوں حاصل نہیں ہوتا۔ اور جب دو کروڑ ہو جاتے تو تیسرے کروڑ کی خواہش پیدا ہو جاتی ہے۔ غرض یہ رونا تو دل سے تعلق رکھتا ہے۔ روپیوں سے نہیں۔ اس کے مقابلہ میں بعض اخلاص والے ایسے ہوتے ہیں۔ کہ وہ کچھ بھی نہیں رکھتے مگر وہ ایسے خوش ہوتے ہیں۔ کہ گویا انہیں سارے جہان کی بادشاہت میسر ہے۔"

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے یہ ارشادات مخلصین جماعت کو پہنچاتے ہوئے التماس ہے۔ کہ انہوں نے جو وعدے تحریک جدید کے اپنی خوشی اور آزاد مرضی سے کئے ہیں۔ انہیں جلد پورا کریں۔ کیونکہ تیسرے سال میں بھی سات ماہ گزر چکے اور آٹھواں جا رہا ہے۔ ہر مخلص جس نے وعدہ پورا نہیں کیا۔ م

طلبائے منشی فاضل کو استاد کی ضرورت نہیں

امیدواران منشی فاضل کی سہولت کے مدنظر حضرت مولانا حافظ عبد المجید صاحب بی۔ اے علیگ اور منشی فاضل پنجاب نے نہایت محنت اور جانفشانی سے غزلیات نظیری کی شرح لکھی۔ جو مقبول عام ہو چکی شرح لکھتے وقت حافظ صاحب موصوف نے طلبا کی تمام مشکلات کو احسن طریق سے حل کر دیا ہے یعنی اصل کتاب کا متن اور ہر ایک غزل کے شروع میں تقطیع مشکل الفاظ و محاورات کا اردو ترجمہ اور اس کے بعد شرح حافظ صاحب کی شرح کو استادان عصر اور ممتحن صاحبان علوم مشرقی پنجاب یونیورسٹی نے نہایت استحسان کی نظر سے دیکھا ہے اور یہ رائے ظاہر فرمائی ہے کہ اس کی موجودگی میں استاد کی ضرورت باقی نہیں رہتی۔

بی اے اور ایم اے بننے کا آسان طریقہ

اگر آپ بی اے پاس کر کے گریجوایٹ بننا چاہتے ہیں۔ مگر کالج کے بھاری اخراجات برداشت نہیں کر سکتے تو آپ ہمارے کتب خانہ کی فہرست

علوم مشرقی

مفت طلب فرمائیں۔ اس میں وہ تمام ہدایات درج ہیں۔ جن کے مطابق آپ اپنے فرصت کے لمحات صرف کرنے سے قلیل عرصہ میں گریجوایٹ بن سکتے ہیں۔ اور تمام رکاوٹیں جو آپ کی ترقی کی راہ میں حائل ہیں دور ہو جائیں گی

ملک بشیر احمد تاجر کتب کشمیری بازار لاہور

قوت مردمی کی برقی مشین

وٹیلک

جس سے

ساٹھ سالہ بوڑھے بھی

فولادی

طاقت حاصل کر سکتے ہیں

شہر و دیہات

ہر جگہ

استعمال ہو سکتی ہے

نمائش و مفصل حالات

مفت

طلب فرمائیں

قیمت ۵۶ روپے

محصولڈاک ۳ روپے ۱۲ر

ڈاکٹر ایم اسمٰعیل ۲۹

میکلوڈ روڈ بالمقابل کشمیر بلڈنگ لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہندوستان کے مختلف مقامات میں تبلیغ احمدیت

سرینگر میں پادری عبدالحق صاحب سے گفتگو

مورخہ ۲۱ر جون سے پادری عبدالحق صاحب نے سرینگر کے مسیحی آشرم میں عیسائیت کی تائید میں لیکچر دینے شروع کئے۔ وہ اسلامی مسائل کو عیسائیت کے رنگ میں رنگین کرکے پیش کرتا جس سے بھولے بھالے مسلمان دھوکہ کھا جاتے

۲۱ر جون سے قبل عیسائیوں نے شہر میں ہر جگہ پادری مذکور کی آمد اور لیکچروں کے متعلق اشتہار تقسیم کئے اور اشتہار میں تحریر کیا کہ لیکچر کے بعد ہر شخص کو سوال و جواب کی اجازت ہے چنانچہ مسلم تعلیم یافتہ طبقہ نے مولوی دل محمد صاحب فاضل مبلغ سلسلہ احمدیہ کو اپنی طرف سے بطور نمائندہ پیش کیا مولوی صاحب نے جب پادری صاحب کے لیکچر پر سوال کرنے چاہے۔ تو پہلے دن مولوی صاحب کو بمشکل صرف ۵ منٹ دیئے گئے اور مولوی صاحب نے از روئے انجیل دندان شکن اعتراضات کئے جس سے مسلم نوجوانوں کے حوصلے بڑھ گئے دوسرے روز بھی باوجود وعدہ کرنے کے کہ وقت زیادہ دیا جائے گا۔ ۵ منٹ دیئے۔ چونکہ مولوی صاحب کے سوالوں کے جواب میں پادری صاحب ایک نئی لمبی تقریر شروع کر دیتے تھے اس لئے مسلمانوں کی طرف سے یہ سوال پیدا ہوا۔ کہ باقاعدہ مناظرہ ہونا چاہیئے لیکن شام کے آٹھ بجے سے رات کے گیارہ بجے تک کافی گفتگو کے باوجود پادری صاحب ٹال مٹول کرکے مناظرہ سے فرار کر گئے۔

تیسرے اور چوتھے روز پادری صاحب نے سامعین کے پر زور اصرار پر مولوی صاحب کو سوالوں کے لئے دس منٹ دیئے۔ چونکہ پادری صاحب اپنی جوابی تقریر میں مولوی صاحب پر ذاتی حملے کرتے تھے اس لئے پادری صاحب کی تقریر میں شور پڑ جاتا تھا۔ مورخہ ۲۵ر جون کو پادری صاحب نے سوالات کیلئے وقت نہ دیا۔ اس پر بیٹہ مالو محلہ کے چند مخلص غیر احمدی نوجوانوں نے مسیحی آشرم کے قریب ہی مولوی صاحب کے لیکچر کا انتظام کر دیا۔ اور خدا تعالےٰ کے فضل سے مولوی صاحب نے نہایت کامیاب لیکچر دیئے۔ افسوس ہے۔ کہ شیخ عبدالصمد صاحب سیکرٹری جماعت غیر مبایعین سری نگر نے لیکچر میں پادری صاحب کی حمایت کرتے ہوئے شور ڈالنا چاہا۔ اگر مسلمان ضبط سے کام نہ لیتے۔ تو فساد ہو جاتا۔ چنانچہ اُن کی اس حرکت سے اکثر غیر مبایعین بھی شیخ صاحب سے سخت ناراض ہیں۔ بعد میں ہم نے غیر مبایعین اور ان کے سکرٹری صاحب کو موقع دیا کہ وہ پادری مذکور کا مقابلہ کریں۔ لیکن انہیں ہرگز جرأت نہ ہوئی۔ والسلام

خاکسار صدرالدین سکرٹری تبلیغ سرینگر

لدرون (کشمیر) میں تبلیغ احمدیت

چند یوم سے مولوی عبدالواحد صاحب مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ لدرون میں رونق افروز ہیں۔ اور نہایت خندہ پیشانی سے لوگوں میں تبلیغ کر رہے ہیں۔ مخالفوں کے اعتراضات کا مدلل جواب دیا جاتا ہے۔ علاوہ ازیں ہندوؤں کو تبلیغ کرنے کا ایک خاص موقعہ ۴ مارچ ۱۹۳۶ء کو ملا۔ جو ایک جلسہ کی صورت میں جمع ہو گئے تھے۔ جناب مولوی صاحب نے دو مرتبہ اس مجمع میں نہایت پُر اثر تقریریں کیں ہندو صاحبان نے دونوں تقریروں کو نہایت غور سے سنا

اس وقت موضع لدرون۔ کاوآرسی زیدہامہ۔ مہرہامہ۔ آدرہ زیر تبلیغ ہیں عام لوگوں کا منشاء ہے کہ ہمارے مولویوں کے ساتھ ایک دفعہ مناظرہ کیا جاوے۔ تاکہ عوام پر حقیقت کھل جائے۔ لیکن غیر احمدی علماء کے ساتھ جس وقت مولوی عبدالواحد صاحب تبادلہ خیالات کرتے ہیں۔ تو ان سے سوائے خاموشی کے اور کچھ نہیں بن پڑتا دو دن مولوی محمد مبارک جو صاحب کیساتھ دو گھنٹے تبادلہ خیالات ہوتا رہا۔ موضع زیدہامہ میں خاکسار کی ایک دکان ہے جس پر عموماً لوگ آیا کرتے ہیں مولوی صاحب معہ خاکسار وہاں پہونچے تو چند اشخاص کے جمع ہونے پر مولوی صاحب نے سلسلہ تبلیغ شروع کیا۔ اسی مجمع میں ایک شخص فہمیدہ مسمی محبت خاں نے کہا۔ لوگ جھوٹ کہتے ہیں کہ حضرت عیسیٰؑ زندہ ہیں علامات کے رو سے واقعی آنے والا آچکا ہے۔

مورخہ ۱۲ مارچ ۱۹۳۶ء کو موضع لدرون میں دو تین گاؤں کا اجماع ہو گیا تھا جس میں مولوی صاحب کو تقریر کرنے کا موقعہ میسر آیا۔ تقریباً نصف گھنٹہ سے زیادہ تقریر کی اور ختم نبوت کا مفہوم سمجھایا۔ مولوی صاحب اس وقت صرف جماعت احمدیہ م لدرون وغیرہ کو تبلیغی کام سکھانے میں زیادہ تر دلچسپی لیتے ہیں۔ تاکہ احمدیوں کا بچہ بچہ مبلغ کہلا کر مخالفوں کو دندان شکن جواب دے سکے۔ خاکسار نورالدین جنرل سکرٹری

رسالہ محشر خیال دہلی

کے

نمونہ مفت منگا کر خریدار ہو جائیے

مفت نمونہ طلب کرنے کیلئے محشر خیال دہلی

پتہ کافی ہے

خوبصورت آنکھیں

تمام دن کی محنت و مشقت کے بعد انسانی بدن کا ہر ایک عضو آرام چاہتا ہے آنکھوں کو آرام اور ٹھنڈک پہنچانے کیلئے

"آئی ٹون"

استعمال کیجئے

جو آنکھوں کی جملہ امراض کیلئے اکسیر کا حکم رکھتی ہے۔

قیمت فی شیشی

ایک روپیہ آٹھ آنہ

علاوہ محصولڈاک

ایجنٹوں کی ہر شہر میں ضرورت ہے

دی آئی ٹون کمپنی A

۳۰ میکلوڈ روڈ لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جادو کی گھڑی

تمام عمر کی گارنٹی۔ مرمت کی کبھی ضرورت نہیں ہوتی وقت کی بالکل سچی ہے

اس گھڑی کا کیس بے حد چمکدار ہے۔ اور کبھی رنگ نہیں بدلتا۔ جو خاص دھات کا بنا ہوا ہے۔ شیپ نہایت خوبصورت اور اپٹوڈیٹ ہے۔ سیکنڈ کی سوئی بھی لگی ہوئی ہے۔ لیور ہے۔ مشین کے پرزے اس قسم کے لگائے گئے ہیں۔ کہ باوجود گر جانے کے بھی کوئی صدمہ نہیں پہنچتا اور برابر چلتی رہتی ہے۔ شیشہ اتنا مضبوط ہے۔ کہ ایک دو مرتبہ ضرب پہونچنے سے بال برابر نقصان نہیں آتا۔ اس گھڑی کے کاریگر نے پرزے کچھ اس قسم کے سائنٹفک دھات کے بنائے ہیں۔ کہ نہ تو کبھی صاف کرانے کی ضرورت پڑتی ہے۔ اور نہ کبھی بند ہونے کا نام لیتی ہے۔ اس لئے کمپنی کی طرف سے تمام عمر کی گارنٹی ڈائل پر درج ہے۔ ٹائم کی اتنی سچی کہ دو سو روپیہ کی گھڑی بھی کیا مقابلہ کرے گی۔ بسٹ جرمنی لیور ہے چال کی سچی ہے مشین کی خوبصورت ہے۔ ڈائل چمکدار چینی کا ہے۔

جن حضرات کو مذکورہ بالا صفات کی گھڑی کی ضرورت ہو۔ وہ بالکل بھروسہ کے ساتھ آج ہی آرڈر دے دیں۔ کیونکہ بطور سیمپل صرف تین سو گھڑیاں اور آئی ہیں۔ جو ہاتھوں ہاتھ نکل جانے کے بعد نہ مل سکیں گی۔ اس لئے ہم یقین دلاتے ہیں۔ کہ دیر سے آرڈر آنے پر ہم کسی قیمت پر بھی یہ گھڑیاں سپلائی نہ کر سکیں گے۔ قیمت بھی باوجود بے انتہا خوبیوں کے صرف چھ روپیہ تین آنہ ہے۔ محصول ڈاک ایک گھڑی پر سات آنے لگتا ہے۔ گھڑی کے ساتھ اسٹریپ (تسمہ) اور بکس بھی مفت دیا جاتا ہے۔ دوکانداروں کو جو چھ گھڑیاں یکمشت منگائیں۔ ان کو پچیس فی صدی کمیشن ملے گا۔ اس سے زیادہ ہرگز نہیں۔

امپورٹ ایجنٹ بی، کے برادرس اینڈ کمپنی فولاد خان اسٹریٹ ۲۳ دہلی

ضرورت

فرنٹیر میں ایک اوورسیر کو ایسے مخلص احمدی کی ضرورت ہے جو لیول وغیرہ کر سکتا ہو۔ اور پلاٹ بنا سکیں۔ ایسے امیدوار کو جو نہر کے اوورسیر کے ساتھ کام کر چکا ہو۔ ترجیح دی جائیگی۔ تنخواہ فی الحال -/-/۲۰ روپیہ ماہوار ہوگی۔ کام تسلی بخش ہونے پر امید ہے۔ تیس روپے تنخواہ کر دی جائیگی۔ جو -/-/۶۰ روپیہ تک جائیگی۔ امیدوار اپنی درخواستیں فوری طور پر معہ نقول سرٹیفکیٹ و تصدیق مقامی عہدہ دار جماعت احمدیہ میرے پاس آ جانی چاہئیں

ناظر امور عامہ

چوہدری بلال احمد صاحب کہاں ہیں؟

میں مورخہ ۵ اگست تا ۳۱ اگست ۳۷ء تبلیغ کیلئے ایک علاقہ میں جانا چاہتا ہوں۔ ارادہ ہے۔ کہ چوہدری بلال احمد صاحب ہمراہ رہیں۔ اور تبلیغی کام میں میری مدد کریں۔ اس لئے اعلان کرتا ہوں۔ کہ چوہدری بلال احمد صاحب جس جگہ بھی ہوں۔ میرے پاس چک نمبر ۴/۱۱ ڈاکخانہ خاص سٹیشن داد فتیانہ تحصیل و ضلع منٹگمری جلد پہنچ جائیں

خاکسار نورالدین ذیلدار چک ۴/۱۱

تعارف

ہومیوپیتھک علاج ایک نعمت عظمیٰ ہے۔ اس کی مقبولیت عام ہے۔ جس نے ایک بار آزمایا۔ دوسرا علاج پسند نہ کیا۔ خلق خدا کے لئے اس میں بے شمار فائدے ہیں۔ کڑوی کسیلی دوا اور کشتہ جات کا استعمال اس علاج میں نہیں ہے۔ نہ ہی انجکشن کے بد اثرات پیدا ہوتے ہیں۔ فصد اور اپریشن کی ضرورت نہیں۔ ہر مرض میں کھانے کی دوا حیرت انگیز اثر کرتی ہے۔ دوائیں نہایت زود اثر اور بے خطا ہیں۔ آپ کو چاہئے۔ ہومیوپیتھی سیکھ کر دوسروں کو فائدہ پہنچائیں۔ ضرورت مند ایک آنہ تحریک جدید کے لئے مقامی سیکرٹری کو دیں۔ بمفت مشورہ لیں۔

ایم ایچ۔ احمدی۔ کاسگنج جنکشن یو۔پی

ماں کا خط اپنی بیٹی کے نام

میری نور نظر بچی خدا تم کو سلامت رکھے ابھی دو مہینے باقی ہیں۔ اور تم نے ابھی سے گھبرا گھبرا کر خط لکھنے شروع کر دیئے ہیں۔ اگرچہ پیدائش کی گھڑیاں بہت ہی مشکل ہوتی ہیں۔ اور بچہ پیدا ہونے کے بعد عورت دوبارہ دنیا میں آتی ہے۔ لیکن میری بچی تمہیں میرے تجربہ سے فائدہ اٹھانا چاہئے۔ کیونکہ مجھے اللہ تعالیٰ کے فضل سے کسی بچہ کی پیدائش پر کبھی تکلیف نہیں ہوئی۔ کیونکہ تمہارے ابا جان ایسے موقعہ پر مجھے ہمیشہ ڈاکٹر منظور احمد صاحب مالک شفاخانہ دلپذیر قادیان ضلع گورداسپور سے اکسیر تسہیل ولادت منگا دیا کرتے تھے۔ اس سے بچہ آسانی سے پیدا ہو جاتا ہے۔ اور بعد کی دردیں بالکل نہیں ہوتیں۔ قیمت بھی اس کی زیادہ نہیں شاید دو روپے آٹھ آنہ (عـ۲/۸) ہے۔ جو کہ فوائد کے لحاظ سے بالکل حقیر ہے۔ اپنے میاں سے کہہ کر یہ دوائی ضرور منگوا رکھیں۔

سونا دو روپے تولہ جرمنی کی ایجاد کیمیکل گولڈ سونے کی چوڑیاں

ان کو کاریگر نے اس خوبصورتی کے ساتھ بنایا ہے۔ کہ ہاتھ چوم لینے کو جی چاہتا ہے۔ پانچ سو روپے کی چوڑیاں بنوا کر ان کے سامنے رکھ دو۔ پھر دیکھو کونسی خوبصورت معلوم ہوتی ہیں۔ تجربہ کار رسا ہو کار بھی یکایک نہیں کہہ سکتا۔ کہ یہ سونے کی نہیں۔ نازک نازک ہاتھوں میں پہنکر ان کی بہار دیکھئے ہر گھڑی میں ایک نئی طرز معلوم ہوتی ہے۔ کلائی پر نور برستا ہے۔ کہ سب کی نظر ان پر نہ پڑے تو بات نہیں چمک دمک رنگ و روپ مثل سونے کے قائم رہتا ہے۔ قیمت ایک سٹ بارہ چوڑیاں عـہ تین سٹ پر ایک سٹ انعام محصول ڈاک ۸ فرمائش کے ساتھ ناپ ضرور روانہ کریں۔

محمد شفیق اینڈ کو رڑکی یو۔پی

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کلکتہ یکم اگست۔ گورنر بنگال سر جان اینڈرسن نے پہلی مرتبہ اپنے اختیارات خصوصی سے کام لیتے ہوئے ایک کانگرسی ممبر کی طرف سے پیش کردہ قرارداد کو مسترد کیا ہے۔ جو آئین سے متعلق تھی اور جس کا مقصد اس امر پر بحث کرنا تھا۔ کہ موجودہ آئین رجعت پسندانہ غیر جمہوری اور قومیت کے منافی ہے

لنڈن یکم اگست۔ اطلاع مظہر ہے کہ مجلس اقوام کے انتدابی کمیشن کا پہلا اجلاس فلسطین رائل کمیشن کی رپورٹ پر بحث و تمحیص کرنے کے لئے پرسوں منعقد ہوا۔ وزیر مستعمرات رپورٹ پیش کرنے کے لئے جنیوا چلے گئے ہیں۔

جموں یکم اگست۔ ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ گاؤ کشی کے مشہور مقدمہ کے متعلق ہائی کورٹ کے فیصلہ پر ہندو بلا وجہ چراغ پا ہو رہے ہیں۔ چنانچہ اس سلسلہ میں ہڑتالیں۔ جلوس اور جلسے [illegible] جا رہے ہیں واضح ہو۔ کہ تین مسلمانوں کو گاؤ کشی کے الزام میں سات سات سال قید کی سزا دی گئی تھی۔ لیکن کشمیر ہائی کورٹ کے ایک بنچ مشتمل بر چیف جسٹس خان بہادر شیخ عبد القیوم اور مسٹر جا نکی ناتھ وزیر نے سزائیں کم کر دی تھیں۔ ہندوؤں نے اس فیصلہ کے خلاف احتجاج کیا۔ بعض ہندوؤں کے خلاف توہین عدالت کے الزام میں نوٹس جاری کئے گئے ہیں۔

کیمبل پور یکم اگست۔ ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ سردار صاحب آف کوٹ فتح خان اور قصبہ کے مسلمانوں نے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کو مطلع کیا ہے۔ کہ گاؤں کی ندی سے پانی بھرنے کے سلسلہ میں سکھوں اور مسلمانوں کے تنازعہ کے سلسلہ تصفیہ سے ہمیں اتفاق نہیں۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے مسلمانوں اور سکھوں کے نمائندوں کے نام نوٹس جاری کئے ہیں کہ دفعہ ۱۴۴ ضابطہ فوجداری کے ماتحت کارروائی کے سلسلہ میں فریقین کی شہادتیں قلم بند کی جائیں گی۔

شملہ یکم اگست۔ ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ آنریبل سر سکندر حیات خان وزیر اعظم پنجاب ایک مختصر دورہ کے لئے ۲ اگست کو شملہ سے روانہ ہو رہے ہیں۔ آپ جہلم، گجرات، لاہور اور لدھیانہ کا سفر کرنے کے بعد ۲۲ اگست کو شملہ واپس تشریف لے آئیں گے۔

بنارس یکم اگست۔ کلکٹر بنارس کو اطلاع ملی ہے۔ کہ ضلع بنارس کے تین دیہات چاند دلی۔ نعمت آباد اور رسید آ جا میں سیلاب آ گیا ہے۔ ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس فی الفور مذکورہ صدر دیہات کی طرف روانہ ہو گیا ہے۔ نیز چند کشتیاں بھی وہاں بھیج دی گئی ہیں۔ بشرط ضرورت چند اور کشتیاں بھی ارسال کر دی جائیں گی بنارس کے قریب دریائے گنگا پانی اپنے معمولی معیار سے ۵ ہ فٹ بڑھ گیا ہے وسا سوامدھ کی ایک گلی میں سیلاب کا پانی آ گیا ہے۔ اگر پانی کے بڑھنے کی موجودہ رفتار جاری رہی تو سیلاب کا پانی شہر کی سڑکوں کو جل تھل کر دے گا۔ گزشتہ ۲۴ گھنٹوں میں ½ ۲ انچ بارش ہوئی۔ آخری اطلاعات سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ۲۵ دیہات سیلاب کی زد میں آ چکے ہیں۔ کسی انسانی جان کے تلف ہونے کی اطلاع نہیں ملی۔ مگر فصلوں کے نقصان کی اطلاعات موصول ہو رہی ہیں۔ بعض مقامات سے عورتوں اور بچوں کو نکال کر محفوظ مقامات تک پہنچایا گیا ہے بہت سے گھر منہدم ہو گئے ہیں۔ دریاؤں کا سیلاب گھٹتا جا رہا ہے۔ شہر سے ۱۲ کشتیاں بھیجی گئی ہیں۔ پولیس زبردست انتظامات میں مصروف ہے۔ کانگرس ورکر اور بوائے سکاؤٹ بھی مصیبت زدگان کی امداد کر رہے ہیں کلکٹر مدراس سیلاب زدہ علاقوں کا دورہ کر رہے ہیں۔

لکھنؤ یکم اگست۔ یو پی اسمبلی کے پہلے سپیکر بابو پرشوتم داس ٹنڈن کے انتخاب پر مبارکباد پیش کرتے ہوئے پنڈت گوبند بلبھ پنت وزیر اعظم نے زبردست اپیل کی۔ کہ ہمیں انگریزی روایات سے انحراف کرنا چاہیئے۔ جن کے ذریعہ سے "سپیکر" کی توہین کی جاتی ہے اور اسے سیاسیات سے علیحدہ رکھا جاتا ہے مسٹر ٹنڈن نے ہاؤس کی طرف سے مبارکباد کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا ہمیں دار العوام کی روایات کی تقلید کرنے کی ضرورت نہیں۔ ہماری روایات ضروریات کے مطابق خود بخود پیدا ہو جائیں گی۔

شملہ یکم اگست۔ روزنامہ "ٹریبیون" لاہور کا نامہ نگار خصوصی رقمطراز ہے کہ لنڈن سے پنجاب کے لیڈروں کی جانب سے آمدہ پرائیویٹ مراسلات سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ سر ہربرٹ ایمرسن (جو آئندہ اپریل میں ریٹائر ہو رہے ہیں) کے بعد پنجاب کے آئندہ گورنر کے طور پر سر ہنری کریک کا نام لیا جاتا ہے۔

مدراس یکم اگست۔ مسٹر بشیر احمد سعید ایم ایل اے نے مدراس اسمبلی میں ایک "مسلم وقف بل" پیش کرنے کا نوٹس دیا ہے۔ مسٹر بشیر احمد نے اپنے بیان میں ظاہر کیا ہے کہ اوقاف سے متعلقہ موجودہ قوانین ناکافی ہیں۔ جس کا نتیجہ یہ ہے۔ کہ اوقاف کا خاطر خواہ انتظام نہیں ہوتا۔ نیز ٹرسٹیوں اور متولیوں کی طرف سے بد دیانتی کے سدباب کا کوئی انتظام نہیں۔ لہذا اوقاف کے نظم و نسق کے لئے موثر ذرائع اختیار کئے جائیں۔ اور اس مقصد کے حصول کے لئے وقف بورڈ اور سرکل کمیٹیاں مرتب کی جائیں۔ مسٹر اے کے محی الدین ایم ایل اے نے متعدد قراردادیں پیش کرنے کا نوٹس دیا ہے ایک قرارداد کے ذریعہ سفارش کی گئی ہے۔ کہ محکمہ سرکاری ملازموں اور مقامی اداروں میں کام کرنے والے مسلمانوں کو جمعہ کے دن ½ ۱۲ بجے سے ½ ۲ بجے دوپہر تک جمعہ کی نماز پڑھنے کی رخصت دی جائے۔ نیز مسلم ہوٹلوں اور گواہوں کو اس عرصہ کے لئے عدالتوں میں پیش ہونے سے مستثنیٰ قرار دیا جائے

پٹنہ یکم اگست۔ حادثہ بہٹہ کے سلسلہ میں ایک حد سے زیادہ المناک اور زہرہ گداز خبر موصول ہوئی ہے۔ واقعات اس طرح بیان کئے جاتے ہیں کہ ماں۔ باپ دو لڑکیوں اور پانچ لڑکوں پر مشتمل ایک خاندان دہلی سے کلکتہ جا رہا تھا۔ ۲ لڑکیاں اور ۴ لڑکے تو جائے وقوعہ پر ہی ہلاک ہو گئے۔ لیکن ایک لڑکا اور والدین بچ گئے۔ لیکن ہسپتال میں والدین مر گئے اور لڑکا جس کی عمر ۸ سال کے قریب ہے۔ دنیا میں بے یار و مددگار رہ گیا۔ یہ لڑکا اس وقت مسلم انڈی پنڈنٹ پارٹی کے دفتر میں ہے جو اس کے مستقبل کے متعلق غور و فکر کر رہی ہے۔ یہ لڑکا ہر شخص سے چمٹ کر ابا! ابا! پکارتا ہے۔

شیلانگ یکم اگست۔ کل صبح ½ ۱۲ بجے کے قریب یہاں زلزلہ کا ایک جھٹکا محسوس کیا گیا۔

کٹک یکم اگست۔ اڑیسہ کی کانگرسی وزارت نے تمام سکولوں کے نام سرکلر جاری کیا ہے۔ جس میں لکھا ہے کہ اعلیٰ جماعتوں کے طلباء کو روزانہ آدھ گھنٹہ سیاسی اخبارات پڑھنے کی ہدایت کی جائے نیز اساتذہ انہیں چیدہ چیدہ خبریں سنایا کریں۔

لاہور یکم اگست۔ مسٹر بی سی گاربٹ کمشنر ملتان ڈویژن پنجاب کے فنانشل کمشنر مقرر ہو گئے ہیں۔ مسٹر لطیفی اس عہدہ سے ریٹائر ہو گئے ہیں۔

مدراس یکم اگست معلوم ہوا ہے۔ کہ حکومت مدراس نے تمام کلاسوں کے سیاسی قیدیوں کو دودھ اور مکھن مہیا کرنے کا فیصلہ کیا ہے چنانچہ اس سال کے بجٹ میں اس کے لئے گنجائش رکھی گئی ہے۔

عبد الرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی